سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر: 10

توبہ و استغفار

کی اہمیت و فضیلت اور قبولیت
توبہ کے پر تاثیر واقعات

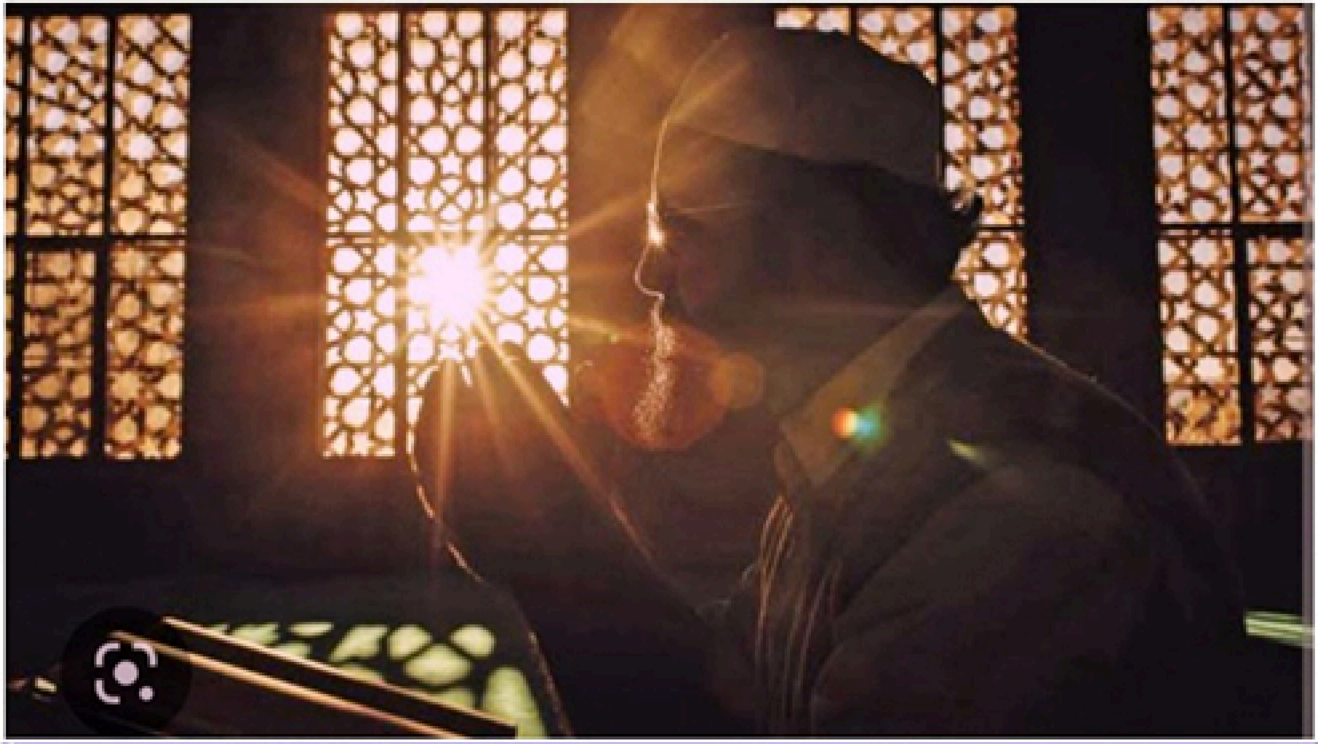

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے اس وانس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
قرآنِ کریم کی روشنی میں توبہ کی اہمیت وفضیلت	
اللہ تعالی بندے کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں	۱۱
احادیث مبارکہ کی روشنی میں توبہ استغفار کی اہمیت وفضیلت	
نیک بختی کی علامت	۱۲
گنہگار کی توبہ سے اللہ تعالی کس قدر خوش ہوتے ہیں	۱۲
میری عزت کی قسم میں معاف کرتا رہوں گا	۱۳
اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی توبہ کا منتظر رہتا ہے	۱۴
استغفار سے آسانی، کشادگی اور رزق میں برکت ہوتی ہے	۱۵
اللہ رب العزت کے ہاں محبوب عمل توبہ ہے	۱۵
اللہ رب العزت فرشتوں کے سامنے تذکرہ کرکے بندے کی مغفرت کرتے ہیں	۱۶
بہترین خطا کار وہ ہے جو توبہ کرتا رہے	۱۷
استغفار کرنے والا گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں ہے	۱۷
مرض الموت تک توبہ کا وقت ہے	۱۹
قبولیتِ توبہ کی شرائط	۱۹
۹۹ آدمیوں کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگئی	۲۰
توبہ کے سبب ذوالکفل کی مغفرت	۲۱

توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

اطاعت ومعصیت اور توبہ کے اثرات	۲۹
محض زبان سے توبہ کرنے کی مثال	۲۹
ہر حاجت کا حل استغفار ہے	۳۰
حضرت ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ کی توبہ کا واقعہ	۳۱
ایسی توبہ کہ لسانِ نبوت سے اُن کے لیے منقبت	۳۲
غامدیہ خاتون کی سچی توبہ پر اِن کے لئے بشارت	۳۳
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں استغفار کے ذریعے بارش طلب کی	۳۴
اللہ کے ہاں محبوب کلام استغفار ہے	۳۵
صحابیِ رسول ابومحجن رضی اللہ عنہ کیا توبہ	۳۵
کاش یہ اس خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتا	۳۷
ایک گناہگار خاتون کا اسلام لاتے ہی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ	۳۸
صدقِ دل سے توبہ پر چالیس سال کے گناہوں کی معافی	۳۸
حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی نصیحت سے ایک حسین عورت کا توبہ کرنا	۴۱
ایک عابد کے خوفِ خدا کے سبب بنی اسرائیل کی حسین عورت کا توبہ کرنا	۴۲
توبہ کی وجہ سے سابقہ گناہوں کی معافی اور جنت کی بشارت	۴۴
سچی توبہ پر جنازے میں شرکت کرنے والوں کے لیے مغفرت کا اعلان	۴۵
احنف بن قیس رحمہ اللہ کا قرآنی آیات میں غور وفکر اور آیت توبہ پر فرحت	۴۶
گناہ کے ارادے پر نفس کو سزا	۵۰

توبہ کی وجہ سے چور کی مغفرت اور عابد کے اعمال کا ضیاع	۵۱
حضرت لقمان کی حکمت و برکت سے نافرمانوں کو توبہ کرنا	۵۲
توبہ کی وجہ سے نیک نامی واعزاز	۵۳
توبہ کی وجہ سے قصاب پر بادل کا سایہ کرنا	۵۵
نیک لوگوں کی صحبت اور صدقہ کے سبب ستر سالہ عابد کی مغفرت	۵۶
حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی توبہ کا واقعہ	۵۹
ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے تین جملوں سے بدکار عورت کی زندگی بدل گئی	۶۱
ایک حدیث سن کر سابقہ زندگی سے توبہ کرلی	۶۲
غیبی رزق کی فراہمی دیکھ کر اہلیہ کی توبہ	۶۳
باندی نے دنیا کی آگ کے ذریعہ آقا کو آخرت کی طرف متوجہ کردیا	۶۴
مردہ عورت کی گفتگو سن کر کفن چور کی توبہ	۶۵
فضل الٰہی سے ایک فاحشہ اور رئیس شخص کی توبہ	۶۶
اندھے سانپ کے رزق کا انتظام دیکھ کر ڈاکوں نے توبہ کرلی	۶۷
توبہ کی وجہ سے شراب کا سرکہ میں بدل جانا	۶۹
گناہوں سے بچنے والے کی قوت وطاقت	۷۰
اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے والوں کا حساب آسان ہوگا	۷۰
اللہ رب العزت کسی لمحے انسان سے بے خبر نہیں	۷۱
صغیرہ گناہوں سے بھی بچیں	۷۲
حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی توبہ کا سبب	۷۲

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے ہاتھ پر ایک گناہ گار کی توبہ	۷۳
حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی توبہ کا ایمان آفروز واقعہ	۷۵
سچی توبہ پر بادشاہ وقت کا اعزاز واکرام	۷۶
اولادِ آدم کے لیے بڑی بشارت	۷۷
توبہ کی وجہ سے اولیاء میں شامل ہوا	۷۸
حضرت لقمان نے فرمایا بیٹا توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرنا	۷۹
حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر عورت نے توبہ کر لی	۸۰
سارنگی بجانے والے کی توبہ پر غیبی رزق کا انتظام	۸۱
عورتوں کا حلیہ اختیار کر کے شاہی عورتوں کی مالش کرنے والے کی توبہ	۸۳
رونے کی بدولت بشارت ملی ہے	۸۵
ایک بزرگ کی بددعا کا اثر اور چور کی توبہ	۸۵
ایک ایسے گناہ گار کی بخشش کا واقعہ جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا	۸۶

توبہ واستغفار کی ضرورت واہمیت اور اسلاف امت کے توبہ کے ایمان آفروز واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

أَمّابعد: فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (التحريم: ۸)

وَفِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾ ﴿يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾ ﴿وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ (النوح: ۱۰ تا ۱۲)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❶

---

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة: باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة، رقم الحديث: ۲۷۵۹

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. ①

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں توبہ واستغفار کی ترغیب دی گئی ہے، دنیا میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ کوئی انسان معصوم نہیں ہے، ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، شیطان جو انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے، انسان میں خون کی طرح دوڑتا ہے، تو انسان گناہ کر جاتا ہے، لیکن اُس ارحم الراحمین کا بڑا احسان ہے کہ اپنی پاک کتاب میں اعلان فرمادیا:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

لیکن اسکا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان گناہ کرتا جائے بلکہ گناہوں سے بچے، اگر انسان چاہتا ہے کہ جہنم کے عذاب سے بچ کر جنت میں جائے تو گناہوں سے اپنے آپ کو بچائے اور ایسے اعمال اختیار کرے جو گناہوں کو مٹانے والے ہیں، ان اعمال میں ایک عمل ہے توبہ واستغفار کرنا ہے۔ قرآن وحدیث میں متعدد جگہ توبہ واستغفار کی ترغیب دی گئی اور اسکے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

---

① سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ: باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: ۱۵۱۸

قرآنِ کریم کی روشنی میں توبہ کی اہمیت وفضیلت

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(التحريم: ۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے حضور سچی توبہ کرو، کچھ بعید نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری برائیاں تم سے جھاڑ دے، اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس دن جب اللہ نبی کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے اس نور کو مکمل کردیجیے اور ہماری مغفرت فرمادیجیے۔ یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾(النساء: ۱۱۰)

ترجمہ: اور جو شخص کوئی برائی کر گزرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان پائے گا۔

اللہ رب العزت کے عذاب کو روکنے والی دو چیزیں ہیں: نمبر ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ اقدس، نمبر دو استغفار کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے پردہ فرما

گئے، اب عذابِ الٰہی کو روکنے والی صرف ایک چیز ہے یعنی استغفار کرنا:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الأنفال: ۳۳)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قوم کو توبہ واستغفار کی ترغیب دی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ﴿يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾ ﴿وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ (النوح: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کردے گا۔ یعنی توبہ واستغفار کرنے سے اللہ تعالی بارشیں برسائے گا، مال بڑھائے گا اور نرینہ اولاد عطا کرے گا اور باغات عطا کرے گا اور نہریں جاری کردے گا۔

حضرت ہود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو استغفار اور توبہ کی ترغیب دی:

﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾ (هود: ۵۲)

ترجمہ: اے میری قوم! اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی مانگو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائے گا، اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا، اور مجرم بن کر منہ نہ موڑو۔

یعنی توبہ و استغفار کرنے سے انسان میں روحانی طور پر قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ واستغفار کی خوب ترغیب دی ہے اوراس کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔

اللہ تعالی بندے کی توبہ کوقبول کرتے ہیں اورخوش ہوتے ہیں

اللہ رب العزت اپنے بندوں کی دعاؤں کوقبول فرماتے ہیں، جب انسان صدقِ دل سے دعا کرتا ہے، رب العالمین اُس کے ہاتھوں کوخالی نہیں لوٹاتے اورجھولی کو بھر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِى يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهِ وَيَعۡفُوا عَنِ السَّيِّاتِ.﴾ (الشوریٰ: ٢٥)

ترجمہ: اوراپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

﴿غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ﴾ (غافر: ٣)

ترجمہ: گناہ معاف کرنے والا اورتوبہ قبول کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہے، ظاہر ہے کہ خوشی قبولیت کے بعد ہوتی ہے، اور درج ذیل حدیث بھی قبولیت توبہ پر دلالت کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبۡسُطُ يَدَه بِالتَّوۡبَةِ لِمُسنِ اللَّيۡلِ إِلَى النَّهَارِ وَلِمُسِيَ النَّهَارِ إِلَى اللَّيۡلِ حَتَّى تَطۡلُعَ الشَّمۡسُ مِنۡ مَغۡرِبِهَا. ①

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ کے لیے ہاتھ پھیلائے رکھتا ہے جورات سے دن تک اوردن سے رات تک گناہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

ہاتھ پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ان بندوں سے جوسرتاپا گناہوں میں آلودہ رہتے ہیں، توبہ کا طالب رہتا ہے، طلب کا درجہ قبول کے بعد ہے، یہ ممکن ہے کہ قبول

---

① صحیح مسلم: کتاب التوبہ، باب قبول التوبۃ من الذنوب، رقم الحدیث: ٢٧٥٩

کرنے والا طالب نہ ہو لیکن طالب قبول کرنے والا ضرور ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے:

لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ، ثُمَّ تُبْتُمْ، لَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ. ❶

ترجمہ: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر ان پر نادم ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں توبہ استغفار کی اہمیت وفضیلت

نیک بختی کی علامت

حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا. ❷

ترجمہ: (قیامت کے روز) جو شخص اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے، اس کے لیے خوش خبری ہے۔

گنہگار کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کس قدر خوش ہوتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ، فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ. ❸

---

❶ سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ۴۲۴۸

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الأدب، باب في الإستغفار، رقم الحديث: ۳۸۱۸

❸ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة والفرح بها، رقم الحديث: ۲۷۴۴

ترجمہ: اللہ تعالی اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو، اور اس کے ساتھ اس کی سواری وہ جس پر اس کا کھانا پینا ہو اور پھر وہ سو جائے جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری جا چکی ہے، وہ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگے پھر وہ کہے میں اپنی جگہ پر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں، پس اس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لئے رکھا، پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اس کا زادراہ اور کھانا پینا ہو، تو اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری اور زادراہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

اس ارشاد کا مقصد اس بات کو بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور اس کی توبہ کو قبول فرما کر اپنی رحمت سے نواز دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اس خوشی کو اس شخص کی خوشی کے ساتھ مشابہت دی ہے جس کی سواری جنگل بیابان میں گم ہو جائے اور پھر اچانک اُسے مل جائے۔

میری عزت کی قسم میں معاف کرتا رہوں گا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان نے (حق تعالیٰ سے) کہا تھا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں موجود رہیں گی۔ (جواب میں) اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

فَبِعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِی. ❶

---

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبی سعید الخدری، ج۱۷ ص ۳۴۴، رقم الحدیث، ۱۱۲۴۴

ترجمہ: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی توبہ کا منتظر رہتا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے، یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے۔

ہاتھ پھیلانا دراصل کنایہ ہے طلب کرنے سے، چنانچہ جب کوئی شخص کسی سے کچھ مانگتا ہے تو اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ رات میں ہاتھ پھیلاتا ہے، اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو توبہ کی طرف بلاتا ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پھیلانا اس کی رحمت ومغفرت سے کنایہ ہے۔

حدیث کے آخری الفاظ یہاں تک کہ سورج مغرب کی سمت سے نکلے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے طلبِ توبہ کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ قربِ قیامت میں سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے، کیونکہ جب آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اس کے بعد پھر کسی کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

---

❶ صحیح مسلم: كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب، رقم الحديث: ۲۷۵۹

استغفار سے آسانی، کشادگی اور رزق میں برکت ہوتی ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. ❶

ترجمہ: جو کوئی استغفار کو لازم پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی میں آسانی، ہر غم سے دوری (کا سامان) پیدا فرمائیں گے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق نصیب فرمائیں گے، جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

اللہ رب العزت کے ہاں محبوب عمل توبہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. ❷

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھا لے اور تمہاری جگہ ایسے لوگ پیدا کر دے جو گناہ کریں اور اللہ سے بخشش ومغفرت چاہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخشے۔

اس ارشادِ گرامی کا مقصد مغفرت اور رحمتِ باری تعالیٰ کی وسعت کو بیان کرنا اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسم پاک ’’غفور‘‘ کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے اتنا بخشش کرنے والا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ خدانخواستہ اس حدیث کے ذریعہ گناہ کی ترغیب مقصود نہیں ہے،

---

❶ سنن أبی داود: كتاب الصلاة: باب فی الإستغفار، رقم الحديث: ۱۵۱۸

❷ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة، رقم الحديث: ۲۷۴۹

کیونکہ گناہ سے بچنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گناہ و معصیت کی زندگی سے نکال کر اطاعت وعبادت کی راہ پر لگائیں۔

اللہ رب العزت فرشتوں کے سامنے تذکرہ کر کے بندے کی مغفرت کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ؟ فقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا، قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ آخَرَ، فَاغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ. ①

ترجمہ: اسی امت میں سے یا گزشتہ امتوں میں سے ایک بندے نے گناہ کیا اور پھر کہنے لگا اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ بخشتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، تو جان لو! میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ کرنے سے باز رہا، اس کے بعد اس نے پھر گناہ کیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا یہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک

---

① صحيح البخاري: كتاب التوحيد: باب قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلام الله، رقم الحديث: ۷۵۰۷

پروردگار ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ ایک مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ سے باز رہا اور اس کے بعد پھر اس نے گناہ کیا اور اس کے بعد پھر اس نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو میرے اس گناہ کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے، جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو تین مرتبہ بخش دیا، پس جب تک وہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کرے۔

حدیث کے آخری الفاظ پس جو چاہے کرے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ جب تک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا اس کے گناہ بخشتا رہوں گا، اس جملہ سے خدانخواستہ گناہ کی طرف رغبت دلانا مقصود نہیں ہے، بلکہ استغفار کی فضیلت اور گناہوں کی بخشش میں استغفار کی تاثیر کو بیان کرنا مقصود ہے۔

بہترین خطا کار وہ ہے جو توبہ کرتا رہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. ❶

ترجمہ: ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر انسان گناہ کرتا ہے سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا ہیں) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

استغفار کرنے والا گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں ہے

انسان سے بوجہ بشریت گناہ کا صدور ممکن ہے، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ گناہ ہو جانا اور چیز ہے اور گناہ کرتے رہنا اور چیز ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔

---

❶ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق، باب ماجاء فی صفة أوانی الحوض، باب، رقم الحديث: ۲۴۹۹

قابلِ ملامت اصرار علی المعصیت ہے، یعنی گناہ کرتے رہنا بُرا ہے، لیکن گناہ کے بعد اگر کوئی استغفار بھی کر رہا ہے تو اللہ تعالی کے نزدیک یہ گناہوں پر اصرار کرنے والا نہیں، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةٍ. ❶

ترجمہ: جو شخص استغفار کرتا رہے، وہ ان لوگوں میں شمار نہیں جو گناہوں پر اصرار کرنے والے ہیں، اگرچہ ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

اللہ کی اس رحمت ومغفرت سے ہم فائدہ نہ اٹھائیں تو اس میں کسی کا کیا نقصان ہے، اپنی ہی کم نصیبی ہے، اگر گناہ نہیں چھوڑتے تو کم از کم سچے دل سے استغفار یعنی اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی تو مانگتے رہیں، وہ تو اتنا رحیم ہے کہ جب بھی معافی مانگی جائے فوراً معاف فرما دیتا ہے، لیکن ہم استغفار اور معافی مانگنے میں بھی غفلت کرتے ہیں۔

تو ان احادیث اور آیات سے اندازہ لگائیں کہ توبہ واستغفار کتنی اہم چیز ہے، اللہ تعالی گناہوں کو ضرور معاف فرماتے ہیں، ہم میں سے کوئی معصوم نہیں ہے، ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں، بعض سے چھوٹے گناہ، بعض سے بڑے گناہ، ہر انسان سے گناہ ہوتے ہیں، تو گناہ کے فوراً بعد توبہ واستغفار کریں، اللہ تعالی کو توبہ استغفار بہت پسند ہے، جب تک مرض الموت نہ ہو رب العالمین توبہ کی دروازہ بند نہیں کرتے۔

---

❶ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب فی الإستغفار، رقم الحدیث: ۱۵۱۴/قال الزیلعی فی تخریج أحادیث الکشاف(۱/۲۲۷)فالحدیث حسن/قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ (۲/۱۵۲)فھو حدیث حسن/قال المحقق شعیب الأرنؤوط فی تعلیق سنن أبی داؤد(۲/۲۲۵)حدیث حسن

مرض الموت تک توبہ کا وقت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. ①

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت نہ شروع ہو جائے۔

غرغرہ انسانی زندگی کا وہ آخری درجہ ہے، جب جسم وروح کا تعلق اپنے انقطاع کے انتہائی نقطہ کے بالکل قریب ہوتا ہے، جان پورے بدن سے کھنچ کر حلق میں آجاتی ہے، سانس اکھڑ کر صرف غرغر کی سی آواز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور زندگی کی بالکل آخری امید بھی یاس وناامیدی کے درجہ یقین پر پہنچ جاتی ہے۔

لہٰذا اس ارشاد گرامی میں ''جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت شروع نہ ہو جائے'' کا مطلب یہ ہے کہ جب تک موت کا یقین نہیں ہوتا اس وقت تک توبہ قبول کی جاتی ہے، مگر جب موت کا بالکل یقین ہو جائے یعنی مذکورہ بالا کیفیت شروع ہو جائے تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔

قبولیتِ توبہ کی شرائط

۱......گزشتہ پر ندامت۔ ۲......آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ۔ ۳......فی الحال گناہ سے بچنا۔ ۴......لفظوں میں استغفار کہہ کر معافی مانگنا۔ ۵......موت کے وقت سے پہلے پہلے توبہ ہو، اگر غرغرے کی حالت میں توبہ کی تو وہ توبہ قبول نہیں۔

اَلْأَوَّلُ: اَلنَّدَمُ عَلٰى مَا مَضٰى.

اَلثَّانِيُ: اَلْعَزْمُ عَلٰى أَلَّا يَعُوْدُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ إِلَيْهِ.

---

① سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، رقم الحديث: ۴۲۵۳

اَلثَّالِثُ: اَلْاِقْلَاعُ عَنِ الذَّنْبِ فِی الْحَالِ.

اَلرَّابِعُ: اَلْاِسْتِغْفَارُ لَفْظًا.

اَلْخَامِسُ: وُقُوْعُ التَّوْبَةِ فِیْ وَقْتِھَا وَھُوَ مَا قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ. ①

٩٩ آدمیوں کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگئی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں کو قتل کیا، پھر اس نے اہلِ زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، پس اس کی ایک راہب کی طرف راہنمائی کی گئی، وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: میں نے ننانوے جانوں کو قتل کیا ہے، کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پس اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کر دیئے، پھر زمین والوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا، تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی، اس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اس نے کہا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے، تم اس جگہ کی طرف جاؤ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تو بھی ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بری جگہ ہے، پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہوگئی، پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑ پڑے، رحمت کے فرشتوں نے کہا: جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ" یہ توبہ کرتا ہوا اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ"

---

① الزواجر عن اقتراف الكبائر: الكبيرة الثالثة والستون بعد الأربع مائة: ترك التوبة من الكبيرة، ج٢ ص٣٦٠ تا٣٦٥

اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا، پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کرلیا، تو اس نے کہا: **قِيسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ، فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ**" دونوں زمینوں کی پیمائش کرلو، پس وہ دونوں میں سے جس زمین سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا، پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا، پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔ (صدقِ دل سے توبہ کی وجہ سے گناہ معاف ہوگئے اور رحمتِ الٰہی کے طفیل مغفرت ہوگئی۔) ❶

توبہ کے سبب ذوالکفل کی مغفرت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ذو الکفل کسی گناہ کے ارتکاب سے نہ شرماتا تھا، ایک مرتبہ اس کے پاس ایک عورت آئی، اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے، اس بات پر کہ وہ اس سے بدکاری کرے، جب وہ بدکاری کرنے لگا تو عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کردیا، اس نے کہا کیا بات ہے کیوں روتی ہو؟ کیا میں تجھے برا لگا ہوں؟ اس نے کہا نہیں؟ بلکہ یہ عمل میں نے پہلے کبھی نہیں کیا اور مجھے اپنی ضروت نے اس پر مجبور کیا ہے، ذوالکفل نے کہا تو یہ عمل اب کررہی ہے حالانکہ تو نے پہلے کبھی یہ عمل نہیں کیا تو چلی جا، یہ دینار بھی تیرے ہوئے اور کہا اللہ کی قسم! ذوالکفل کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرے گا، پھر اسی رات ان کا انتقال ہوگیا، صبح کو ان کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا، "**إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ**" ذوالکفل کو اللہ نے معاف کردیا ہے۔ ❷

---

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، رقم الحديث: ٢٧٦٦

❷ سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، رقم الحديث: ٢٤٩٦/قال الترمذی: هذا حديث حسن/المستدرک علی الصحيحين: كتاب التوبة والإنابة، ج٤ ص٢٧٣، رقم الحديث: ٧٦٥١. قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ووافقه الذهبی

توبہ واستغفار کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

۱......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے لیکن گناہ سے بچنا واجب تر ہے، جوان آدمی کا گناہ کرنا اگرچہ برا ہے لیکن بوڑھے آدمی کا گناہ کرنا تو بہت ہی برا ہے، بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اُس کا گناہ نہ مرے۔

۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اجلسوا إلى التوابين فإنهم أرق أفئدة.

ترجمہ: توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو، اس لیے کہ وہ نرم خو اور نرم دل ہوتے ہیں۔

۳......ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گناہ کیا ہے، اگر میں توبہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہو جائے گی یا نہیں؟ پہلے آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر آنسو بہاتے ہوئے فرمایا:

إن للجنة ثمانية أبواب كلها تفتح وتغلق إلا باب التوبة فإن عليه ملكاً موكّلاً به لا يغلق فاعمل ولا تيأس.

ترجمہ: جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو کبھی بند ہوتے ہیں اور کبھی کھول دیے جاتے ہیں، صرف توبہ کا ایک دروازہ ایسا ہے جو بند نہیں ہوتا، تم عمل کرتے رہو اور اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔

۴......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

من ذكر خطيئة ألم بها فوجل منها قلبه محيت عنه في أم الكتاب.

ترجمہ: جو بندہ اپنے قصور پر نادم ہوتا ہے اس کا وہ قصور نامہ اعمال سے محو ہو جاتا ہے۔

۵......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أنزل قوله تعالى إنه كان للأوابين غفوراً في الرجل يذنب ثم يتوب ثم

يذنب ثم يتوب.

ترجمہ: قرآن کریم کی یہ آیت ’’إِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا‘‘ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو گناہ کرتے ہیں، توبہ کرتے ہیں، پھر گناہ کرتے ہیں پھر توبہ کرتے ہیں۔

۶......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

بشر المذنبين بأنهم إن تابوا قبلت منهم وحذر الصديقين أني إن وضعت عليهم عدلي عذبتهم.

ترجمہ: گناہ گاروں کو خوشخبری سناؤ کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا، اور صدیقین کو تنبیہ کردو کہ اگر میں نے ان پر عدل کیا تو میں انہیں عذاب دوں گا۔

۷......حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن حقوق اللّٰه أعظم من أن يقوم بها العبد ولكن أصبحوا تائبين وأمسوا تائبين.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے حقوق ایسے عظیم ہیں کہ لوگ انہیں ادا نہیں کر پاتے، بلکہ گناہ گار ہوتے ہیں، اگر وہ صبح وشام توبہ نہ کریں تو معاملہ دشوار ہوجائے۔

۸......ایک بزرگ کا قول ہے کہ:

إن العبد ليذنب الذنب فلا يزال نادماً حتى يدخل الجنة فيقول إبليس ليتني لم أوقعه فى الذنب.

ترجمہ: بندہ گناہ کرتا ہے اور زندگی بھر اس گناہ پر نادم رہتا ہے یہاں تک کہ وہ موت کے بعد جنت میں داخل ہوجاتا ہے، اس وقت شیطان کہتا ہے: کاش! میں اسے اس گناہ میں مبتلا ہی نہ کرتا۔

۹......ایک بزرگ نے کہا کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری مغفرت اللہ کب کرے گا؟ کسی نے پوچھا: کب کرے گا: فرمایا: جب وہ میری توبہ قبول کرے گا۔

۱۰...... حبیب بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تعرض على الرجل ذنوبه يوم القيامة فيمر بالذنب فيقول أما إنى قد كنت مشفقاً منه فيغفر له.

ترجمہ: قیامت کے دن بندے پر اس کے گناہ پیش ہوں گے، اس کے سامنے جب بھی کوئی گناہ آئے گا وہ کہے گا کہ میں اس سے خوف زدہ تھا، اس کے کہنے سے وہ قصور معاف کر دیا جائے گا۔

۱۱...... ایک بزرگ کا قول ہے:

أنا من أن أحرم التوبة أخوف من أن أحرم المغفرة أى المغفرة من لوازم التوبة وتوابعها لا محالة.

ترجمہ: میں توبہ سے محروم رہوں اس سے زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ میں مغفرت سے محروم رہوں، اس لیے کہ مغفرت توبہ کے لیے لازم ہے، اگر توبہ نہ ہوگی تو مغفرت بھی نہ ہوگی۔

۱۲...... عبدالرحمٰن بن ابوالقاسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی مجلس میں کافر کی توبہ کا ذکر ہوا اور اس آیت پر بھی گفتگو ہوئی۔ ''اِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ'' انہوں نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ مسلمان کا حال اللہ کے نزدیک زیادہ اچھا ہوگا۔ اس لیے کہ بندہ گناہ کرنے کے بعد ایک لمحہ کے لیے توبہ کر لیتا ہے تو اس سے کم عرصے میں وہ گناہ اس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ ①

۱۳...... حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق کو کما حقہ پورا کرنا بندوں کیلئے ممکن نہیں ہے، اس لئے صبح وشام توبہ کر لیا کرو۔

---

① إِحياء علوم الدين : كتاب التوبة، الركن الأول فى نفس التوبة، ج۴ ص ۱۴، ۱۵

۱۴......حضرت ابو حفص حداد رحمہ اللہ سے توبہ کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے فرمایا:

لَیُسَ لِلُعَبُد فِی التَّوُبَةِ شَیُءٌ، لِأَنَّ التَّوُبَةَ إِلَیُهِ لَا مِنُهُ. ①

ترجمہ: توبہ میں بندے کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ یہ اللہ تعالی کا عطیہ ہے نہ کہ بندوں کی طرف سے۔

۱۵......حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلُاِسُتِغُفَارُ مِنُ غَیُرِ إِقُلَاعٍ تَوُبَةُ الُکَذَّابِینَ. ②

ترجمہ: گناہ کو چھوڑے بغیر استغفار کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔

۱۶......حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَوُبَةُ الُمُذُنِبِینَ أَحَبُّ اِلَی اللَّهِ مِنُ مُنَاجَاتِ الصِّدِّیُقِیُنَ.

ترجمہ: گناہگاروں کی توبہ اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہے بہ نسبت صدیقین کے مناجات کے۔

۱۷......حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے:

بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ نہ کرے۔

۱۸......حضرت سید علی ہجویری رحمہ اللہ کا قول ہے:

اللہ تعالی کی پہچان انسان کے لیے بڑی مشکل ہے، اسکی راہ پر چلنے والوں کا پہلا مقام توبہ ہے۔ مزید فرمایا کہ ارادہ گناہ اور اسباب گناہ ہونے کے باوجود اگر گناہ سے پرہیز کیا جائے تو یہ بہت بڑی بات ہے۔

۱۹......حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ تائب کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص جوانی میں توبہ کرے پھر اسپر قائم رہے کہ اسے موت آجائے، بوڑھوں کی توبہ توبہ نہیں، کیونکہ انکے نفسانی جذبات ٹھنڈے ہو چکے ہوتے ہیں، مگر بڑھاپے میں بھی جو کوئی توبہ کرتا ہے اللہ قبول کر لیتا ہے۔

---

① الرسالة القشيرية: باب التوبة، ج ۱ ص ۲۱۴

② شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۶۲، رقم الحديث: ۶۷۷۷

۲۰......امام ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَدَّمَ الِاسْتِغْفَارَ عَلَى النَّدَمِ كَانَ مُسْتَهْزِئًا وَلَا يَعْلَمُ. ①

ترجمہ: جو شخص گناہ پر ندامت سے پہلے استغفار کرے وہ استہزاء کرتا ہے اور جانتا بھی نہیں ہے۔

۲۱......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التَّوْبَةُ طُولُ النَّدَمِ، وَدَوَامُ الِاسْتِغْفَارِ. ②

ترجمہ: توبہ نام ہے لمبی ندامت کا اور ہمیشہ استغفار کرتے رہنے کا۔

۲۲......حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التَّوْبَةُ عَلَى أَرْبَعَةِ دَعَائِمَ: اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ، وَنَدَمٌ بِالْقَلْبِ، وَتَرْكٌ بِالْجَوَارِحِ، وَإِضْمَارُ أَنْ لَا يَعُودَ فِيهِ. ③

ترجمہ: توبہ کے چار ستون ہیں (جن پر وہ قائم ہوتی ہے۔) زبان سے استغفار کرنا، دل سے ندامت کرنا، اعضاء سے گناہ چھوڑنا، دل سے یہ ارادہ کرنا دوبارہ نہیں کروں گا۔

۲۳......امام یحیی بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا جَفَّتِ الدُّمُوعُ إِلَّا لِقَسَاوَةِ الْقُلُوبِ، وَمَا قَسَتِ الْقُلُوبُ إِلَّا لِكَثْرَةِ الذُّنُوبِ، وَمَا كَثُرَتِ الذُّنُوبُ إِلَّا مِنْ كَثْرَةِ الْعُيُوبِ. ④

ترجمہ: نہیں خشک ہوتے آنسو مگر دلوں کی سختی کی وجہ سے، اور نہیں سخت ہوتے دل مگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے، اور نہیں کثیر ہوتے گناہ مگر عیبوں کی کثرت کی وجہ سے۔

---

① شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٣٦٢، رقم الحديث: ٦٧٧٨

② شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٣٦٢، رقم الحديث: ٦٧٧٩

③ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٣٦۴، رقم الحديث: ٦٧٨۴

④ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٣٨٣، رقم الحديث: ٦٨٢٨

۲۴......امام ابوالحسن مزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الذَّنُبُ بَعُدَ الذَّنُبِ عُقُوبَۃُ الذَّنُبِ، وَالُحَسَنَۃُ بَعُدَ الُحَسَنَۃِ ثَوَابُ الُحَسَنَۃِ. ❶

ترجمہ: گناہ کے بعد گناہ کرنا پہلے گناہ کی سزا ہوتی ہے۔ اورنیکی کے بعد نیکی کرنا پہلی نیکی کا اجروثواب ہوتا ہے۔

۲۵......امام خطاب بن عابد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلُعَبُدُ لَیُذُنِبُ فِیمَا بَیُنَہُ وَبَیُنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ، فَیَجِیءُ إِلَی إِخُوَانِہِ فَیَعُرِفُونَ ذٰلِکَ فِی وَجُھِہِ. ❷

ترجمہ: جب انسان گناہ کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ کے اور اس کے بندے کے درمیان ہے مگر وہ جب اپنے دوستوں کے سامنے آتا ہے تو وہ گناہ کو اس کے چہرے پر پہچان لیتے ہیں۔

۲۶......حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّکَ إِنُ أَدَمُتَ النَّظَرَ فِی مِرُآۃِ التَّوُبَۃِ بَانَ لَکَ قَبِیحُ شَیُنِ الُمَعُصِیَۃِ. ❸

ترجمہ: اگر آپ توبہ کے آئینے میں ہمیشہ نظر ٹکا کر رکھیں تو آپ کو گناہوں کے عیب کی بدصورتی ظاہر ہو کر نظر آجائے گی۔

۲۷......امام زہیر البابی رحمہ اللہ کسی آدمی سے کہہ رہے تھے کہ میرے بعد تم کیسے رہے؟ اس نے کہا کہ خیریت سے اور عافیت سے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

إِنُ کُنُتَ سَلِمُتَ مِنَ الُمَعَاصِی فَإِنُ کُنُتَ فِی عَافِیَۃٍ، وَإِلَّا فَلَا دَاءَ أَدُوَی مِنَ الذُّنُوبِ. ❹

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۸۳، رقم الحديث: ۶۸۲۹

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۹۴، رقم الحديث: ۶۸۵۴

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۹۴، رقم الحديث: ۶۸۵۶

❹ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۵۷

ترجمہ: اگر آپ گناہوں سے بچتے رہے تب تو تم عافیت میں رہے اور اگر گناہوں سے نہیں بچے تو پھر گناہوں سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے۔

۲۸...... ایک آدمی نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے کہا: آپ کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں صبح سے شام تک خیریت کی خواہش کرتا ہوں، اس نے کہا کہ کیا سارے دن خیریت نہیں ہے؟ فرمایا کہ:

إِنَّ عَافِيَةَ يَوْمِي أَنْ لَا أَعْصِي اللَّهَ فِيهِ. ❶

ترجمہ: میرے دن کی خیریت وہ ہوتی ہے کہ میں اس میں کوئی اللہ کی نافرمانی نہ کروں۔

۲۹...... حضرت یحیی بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الذُّنُوبَ ظَرْفًا لَا خَوْفًا. ❷

ترجمہ: سب لوگوں سے افضل وہ ہے جو گناہوں کو دل سے چھوڑ دے خوف سے نہیں۔

۳۰...... امام ربیع بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلسَّرَائِرَ السَّرَائِرَ، اللَّآئِي يَخْفَيْنَ عَلَى النَّاسِ، وَمَنْ لِلَّهِ بَوَادِرُهُنَّ بُدُوٌّ لَهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ: وَمَا دَوَاهُنَّ أَنْ يَتُوبَ فَلَا يَعُودَ. ❸

ترجمہ: مخفی سے مخفی باتیں جو لوگوں سے مخفی رکھی جاتی ہیں کون چھپائے گا ان کو اللہ سے، ان کا سوچنا اور خیال آنا ہی اس کے آگے ظاہر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ کہتے تھے کہ ان کا علاج صرف یہ ہے کہ توبہ کرے پھر دوبارہ وہ غلطی نہ کرے۔

اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جائے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے، دیکھیں بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے۔

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۵۸

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۹۵، رقم الحديث: ۶۸۶۰

❸ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۴۱۳، رقم الحديث: ۶۸۹۷

اطاعت ومعصیت اور توبہ کے اثرات

یہ ایک حقیقت ہے کہ قلب پر معصیت اور اطاعت کے اثرات بڑے مختلف ہیں، ان میں سے معصیت کے اثرات کو مجازاً ظلم کہہ سکتے ہیں اور اطاعت کو نور سے تعبیر کر سکتے ہیں، جیسے جہالت کو بطورِ مجاز تاریکی اور علم کو روشنی کہتے ہیں، ظاہر ہے کہ نور اور ظلمت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں، جو شخص اس حقیقت سے واقف نہیں وہ گویا صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہے، مغز سے جو اصل دین ہے واقف نہیں ہے، بلکہ دین کی طرف سے عقل پر دبیز پردہ پڑا ہوا ہے، اگر غور کیا جائے تو ایسا شخص اپنے نفس کی حقیقت اور اس کی صفات کا علم بھی نہیں رکھتا، جو شخص اپنے نفس سے واقف نہ ہو وہ کسی دوسری چیز سے کیا واقف ہوگا؟ کیوں کہ نفس سے ہی دوسری چیز کی معرفت حاصل ہوتی ہے، جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ توبہ اگر درست اور صحیح ہو تب بھی قبول نہیں ہوتی وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص یہ وہم کرے کہ آفتاب کی روشنی سے اندھیرا دور نہیں ہوتا، یا صابون سے کپڑے کی نجاست زائل نہیں ہوتی، البتہ اگر میل اتنا تہ بہ تہ ہو جائے کہ کپڑے میں اور اس میں کوئی فرق ہی نہ رہے تو وہ صابون سے بھی نہیں دھلتا، اسی طرح اگر گناہ پے در پے ہوں تو دل پر اتنا گہرا زنگ ہو جائے گا کہ اس سے دور نہ ہو سکے گا، بلکہ بدبختی کی مہر لگ جائے گی۔ ایسا دل نہ کبھی توبہ کر سکے گا اور نہ رجوع الی اللہ کی طرف مائل ہوگا، زبان سے ہزار بار توبہ توبہ کرے تب بھی کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ①

محض زبان سے توبہ کرنے کی مثال

امام غزالی رحمہ اللہ صرف زبان سے توبہ کرنا جب کہ صدقِ دل سے نہ ہو اس کی مثال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ ایسا ہی ہے جیسے دھوبی زبان سے یہ کہے کہ میں نے کپڑا دھویا، کیا زبان سے کہنے

---

① إحياء علوم الدين: كتاب التوبة، الركن الأول، ج۴ ص ۱۳

سے کپڑا دھل جائے گا؟ ہرگز نہیں، جب تک کپڑے کا میل کچیل دور کرنے کے لیے تدبیر نہ کی جائے اور اسے پانی اور صابون کے ذریعے دور کرنے کی کوشش نہ کی جائے، اس وقت تک میل بدستور باقی رہے گا، یہی حال ان لوگوں کا ہے جو اصل توبہ سے باز رہتے ہیں بلکہ اکثر لوگوں کا جو دنیا پر کتوں کی طرح گرے ہوئے ہیں اور باری تعالیٰ سے بالکل منحرف ہیں، یہی حال ہے کہ ان کے دل کا میل دور نہیں ہوتا کیوں کہ وہ محض زبان سے توبہ کرتے ہیں دل سے نہیں کرتے۔ ①

ہر حاجت کا حل استغفار ہے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کسی نے قحط سالی کی شکایت کی، یعنی بارش نہ ہونے کی، تو انہوں نے فرمایا: استغفار کرو، دوسرے نے تنگدستی کی شکایت کی، تو اس کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، تیسرے آدمی نے اولاد نہ ہونی کی شکایت کی، تو اس کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، چوتھے نے شکایت کی کہ پیداوار میں کمی ہے، تو ان کو بھی فرمایا کہ استغفار کرو، پس کہا گیا کہ آپ نے ہر شکایت کا ایک ہی علاج تجویز فرمایا؟ تو انہوں یہ آیات تلاوت فرمائی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ (نوح: ١٠ تا ١٢)

ترجمہ: چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا، اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کر دے گا۔ ②

---

① إِحياء علوم الدين : كتاب التوبة، الركن الأول، ج٤ ص ١٣

② تفسير القرطبي: سوره نوح آیت نمبر١٠ کے تحت، ج ٩ ص ٣٠٢

حضرت ہبار بن اسود رضی اللہ عنہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام میں جعرانہ سے واپس آنے کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ہبار سامنے آئے تو صحابہ کرام نے انہیں دیکھ کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ ہبار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے دیکھ لیا ہے، کچھ لوگوں نے ان کی طرف کھڑا ہونے کا ارادہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انہیں بٹھا لیا، ہبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا:

السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَقَدْ هَرَبْتُ مِنْکَ فِي الْبِلَادِ، وَأَرَدْتُ اللُّحُوقَ بِالْأَعَاجِمِ، ثُمَّ ذَکَرْتُکَ وَعَائِدَتَکَ وَفَضْلَکَ وَبِرَّکَ وَصَفْحَکَ عَمَّنْ جَهِلَ عَلَيْکَ، وَکُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَ شِرْکٍ، فَهَدَانَا اللَّهُ بِکَ وَتَنَقَّذَنَا بِکَ مِنَ الْهَلَکَةِ، فَاصْفَحْ عَنْ جَهْلِي وَعَمَّا کَانَ يَبْلُغُکَ عَنِّي، فَإِنِّي مُقِرٌّ بِسُوأَتِي، مُعْتَرِفٌ بِذَنْبِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ بِکَ حَيْثُ هَدَاکَ لِلْإِسْلَامِ، وَالْإِسْلَامُ يَجُبُّ مَا کَانَ قَبْلَهُ.

ترجمہ: السلام علیک یا رسول اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میں آپ سے ڈر کر مختلف شہروں کی طرف بھاگ گیا تھا اور میں نے عجموں کے ساتھ مل جانے کا ارادہ کر لیا تھا، پھر مجھے آپ کی شفقت، آپ کا فضل، آپ کی نیکی اور اپنے پر زیادتی کرنے والے کو درگزر کرنا یاد آیا، اے اللہ کے رسول! ہم مشرک تھے، اللہ نے آپ کے ذریعے سے ہمیں ہدایت دی اور آپ کے

ذریعے ہمیں ہلاکت سے بچایا، لہذا میری جہالت کی بناء پر جو آپ کو تکلیف پہنچی ہو اس سے درگزر فرمائیں، میں اپنی غلطیوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا اور دین اسلام کی طرف ہدایت دی، اور اسلام سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ①

ایسی توبہ کہ لسانِ نبوت سے اُن کے لیے منقبت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے:

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِی، فَقَالَ: وَيْحَکَ، ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِی، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَکَ، ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، طَهِّرْنِی.

ترجمہ: اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلیاللہ علیہ وسلم! مجھے پاک کریں، آپ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو واپس جا، اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ تو وہ تھوڑی دور ہی جا کر لوٹ آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم!) مجھے پاک کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاکت ہو تیرے لئے۔ لوٹ جا، اللہ سے معافی مانگ اور اس کی طرف رجوع کر۔ وہ تھوڑی دور جا کر لوٹا، پھر آ کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول مجھے پاک کریں۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا: یہاں تک کہ چوتھی دفعہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے کس بارے میں پاک کروں؟ اس نے عرض کیا زنا

---

① الطبقات الکبری: الطبقة الرابعة، ترجمة: هبار بن الأسود، ج ۱ ص ۲۴۹، الرقم: ۱۰۸ / تاریخ مدینة دمشق: ترجمة هبار بن الأسود، ج ۷۳ ص ۳۵۷

سے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ دیوانہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ وہ دیوانہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک آدمی نے اٹھ کر اسے سونگھا اور اس سے شراب کی بدبو نہ پائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے زنا کیا؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اُسے رجم کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ. ❶

ترجمہ: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک امتِ (اور جماعت) کے درمیان تقسیم کردی جائے تو وہ اُس سے وسیع (اور زیادہ) ہوگی۔

غامدیہ خاتون کی سچی توبہ پر اِن کے لئے بشارت

غامدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو گناہ سے پاک کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا، لیکن اگلے دن وہ پھر چلی آئی اور عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھے اسی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کرنا چاہا تھا۔ خدا کی قسم! میں حاملہ ہو چکی (یعنی نشانی موجود ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی جلدی نہ کر یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے۔

اگلی دفعہ جب وہ آئیں تو ہاتھ میں بچہ اٹھا رکھا تھا اور وہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واپس بھیج دیا کہ ابھی دودھ پلا، مدتِ رضاعت پوری ہونے پر وہ پھر دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں، اب بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا بھی تھا۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس کا دودھ چھڑا چکی اور اب یہ کھانا کھا لیتا ہے، یہ

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی، رقم الحدیث: ۱۶۹۵

سن کر ان سے بچہ لے کر ایک مسلمان کو دیدیا گیا، چنانچہ ایک گڑھا ان کے سینے تک کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا گیا کہ انہیں رجم کر دیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ایک پتھر ان کے سر پر مارا تو کچھ خون کے قطرے اچھل کر ان کے چہرے پر پڑے، اس پر انہوں نے خاتون کو برا بھلا کہہ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

مَهْلًا يَا خَالِدُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ. ❶

ترجمہ: اے خالد! ذرا ٹھہر جا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے بلاشبہ وہ ایسی توبہ کر چکی ہے کہ اگر ایسی توبہ صاحب مکس (ٹیکس وصول کرنے والا) کرے تو اس کی بھی ضرور بخشش ہو جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں استغفار کے ذریعے بارش طلب کی

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قوم سے کہا تھا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا. وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ (النوح: ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: چنانچہ میں نے کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو، یقین جانو وہ بہت بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا، اور تمہاری خاطر نہریں مہیا کر دے گا۔

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی، رقم الحدیث: ۱۶۹۵

حضرت عمر رضی اللہ بارش طلب کرنے نکلے، انہوں صرف استغفار کیا، باقی کچھ نہیں کیا، تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو بارش طلب کرتے نہیں دیکھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لقد طلبت المطر بمجاديح السماء التی يستنزل بها المطر، ثم قرأ.

ترجمہ: میں نے آسمان سے موسلا دھار بارش برسانے والے رب سے بارش طلب کی، پھر اسی آیت کی تلاوت کی۔ ①

اللہ کے ہاں محبوب کلام استغفار ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اَللَّهُمَّ اعْتَرَفْتُ بِالذَّنْبِ، وَأَبُوءُ بِالنِّعْمَةِ، فَاغْفِرْ لِی، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ. ②

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلام یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! میں نے گناہ کا اقرار کیا ہے اور نعمت کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ پس بخش دے تو مجھ کو، بے شک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر صرف تو ہی۔

صحابی رسول ابو محجن رضی اللہ عنہ کی توبہ

حضرت ابنِ سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محجن ثقفی رضی اللہ عنہ کو شراب پینے کی وجہ سے کوڑے لگا کرتے تھے، جب بہت زیادہ پینے لگے تو مسلمانوں نے انھیں باندھ کر قید کر دیا۔ جب جنگِ قادسیّہ کے دن یہ مسلمانوں کو دشمن سے لڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے تو انھیں یہ محسوس ہوا کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ تو انھوں نے (مسلمانوں کے امیر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اُمّ ولد یا اُن کی

---

① تفسیر الطبری: سورہ نوح آیت نمبر ۱۰ کے تحت، ج ۲۳ ص ٦٣٢

② شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۵۹، رقم الحديث: ٦٧٧١

بیوی کے پاس پیغام بھیجا کہ ابو محجن یہ کہہ رہا ہے کہ اسے جیل خانہ میں سے رہا کر دو اور اسے یہ گھوڑا اور یہ ہتھیار دے دو۔ وہ جا کر دشمن سے جنگ کرے گا اور پھر وہ تمام مسلمانوں سے پہلے تمہارے پاس واپس آجائے گا، تم اسے پھر جیل خانہ میں باندھ دینا۔ ہاں! اگر ابو محجن وہاں شہید ہو گیا تو پھر اور بات ہے۔ اور یہ اَشعار پڑھنے لگے:

كَفٰى حُزْنًا اَنْ تَلْتَقِيَ الْخَيْلُ بِالْقَنَا
وَاُتْرَكَ مَشْدُوْدًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

ترجمہ: رنج وغم کے لیے اتنا کافی ہے کہ سوار تو نیزے لے کر لڑ رہے ہیں اور مجھے بیڑیوں میں باندھ کر جیل خانہ میں چھوڑ دیا گیا ہے۔

إِذَا قُمْتُ عَنَّانِيَ الْحَدِيْدُ وَغُلِّقَتْ
مَصَارِعُ دُوْنِيْ قَدْ تُصِمُّ الْمُنَادِيَا

ترجمہ: جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں میرے قدم روک لیتی ہیں، اور میرے شہید ہونے کے تمام دروازے بند کر دیے گئے ہیں، اور میری طرف سے پکارنے والے کو بہرا کر دیا گیا ہے۔

اس باندی نے جا کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی کو ساری بات بتائی۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اُن کی بیڑیاں کھول دیں اور گھر میں ایک گھوڑا تھا وہ اُن کو دے دیا اور ہتھیار بھی دے دیے۔ تو گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے نکلے اور مسلمانوں سے جا ملے۔ وہ جس آدمی پر بھی حملہ کرتے اسے قتل کر دیتے اور اس کی کمر توڑ دیتے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن کو دیکھا تو ان کو بڑی حیرانی ہوئی اور وہ پوچھنے لگا: یہ سوار کون ہے؟ بس تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست

دے دی اور حضرت ابو محجن واپس آ کر ہتھیار واپس کر دیے اور اپنے پیروں میں پہلے کی طرح بیڑیاں ڈال لیں۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ پر واپس آئے تو اُن کی بیوی یا اُن کی اُمّ ولد نے کہا: آپ کی لڑائی کیسی رہی؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ لڑائی کی تفصیل بتانے لگے اور کہنے لگے: ہمیں ایسے ایسے شکست ہونے لگی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سفید سیاہ گھوڑے پر ایک آدمی کو بھیج دیا۔ اگر میں ابو محجن کو بیڑیوں میں بندھا ہوا چھوڑ کر نہ گیا ہوتا تو میں یقین کر لیتا کہ یہ ابو محجن کا کارنامہ ہے۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ ابو محجن ہی تھے۔ اور پھر اُن کا سارا واقعہ سنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو محجن کو بلا کر اُن کی بیڑیاں کھول دیں اور اُن سے فرمایا کہ (تم نے آج مسلمانوں کی شکست کو فتح میں بدل دیا ہے، اس لیے اب) آئندہ تمھیں شراب پینے کی وجہ سے کبھی کوڑے نہیں ماریں گے۔ اس پر حضرت ابو محجن نے کہا: **وأنا والله لا أشربها أبدًا، كنت آنف أن أدعها من أجل جلدكم**'' اللہ کی قسم! میں بھی اب آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا، چوں کہ آپ مجھے کوڑے مار لیتے تھے اس لیے میں شراب چھوڑنا پسند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت ابو محجن نے کبھی شراب نہ پی۔ ❶

کاش یہ اس خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن کوفہ میں ایک مقام سے گزر رہے تھے، انھوں نے چند نوجوان دیکھے، اِن میں ایک زاذان تھا، وہ بانسری بجا کر گانا گا رہا تھا،

---

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: باب الميم، الترجمة: ابو محجن الثقفي رضي الله عنه، ج ٤ ص ١٧٤٨، رقم الترجمة: ٣١٦١

جس کی آواز بہت اچھی تھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر فرمانے لگے کہ کیا ہی خوبصورت آواز ہے اگر اس سے قرآن پڑھا جاتا اور اپنے سر پر چادر اوڑھ کر چلے گئے۔ زاذان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات سن لی اور پوچھنے لگا یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، اس نے پوچھا کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ کیا ہی اچھی آواز ہے! اگر اس سے اللہ کی کتاب پڑھی جاتی، وہ کھڑا ہوا اور بانسری زمین پر مار کر توڑ دی اور جلدی سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے گیا اور اپنی گردن میں رومال ڈال لیا، ان سے مل کر ان کے سامنے رونے لگا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے معانقہ کیا اور وہ بھی رونے لگے اور فرمانے لگے:

قد أحبه اللّٰه عز وجل فتاب إلى اللّٰه عز وجل من ذنوبه. ولازم عبد اللّٰه بن مسعود حتى تعلم القرآن وأخذ حظا من العلم حتى صار إماما فى العلم وروى عن عبد اللّٰه بن مسعود وسلمان وغيرهما. ①

ترجمہ: جس شخص سے اللہ محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر قرآن پڑھا اور علم سیکھا۔ یہاں تک کہ علم میں امامت کا درجہ حاصل کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وغیرہ سے حدیثیں روایت کیں۔

---

① التوابين لابن قدامة: ذكر سبب توبة جماعة من الأسم، توبة زازن الكندى، ص ۱۲۴

ایک گناہگار خاتون کا اسلام لاتے ہی اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی جو اسلام سے قبل زانیہ تھی، ایک دن ایک آدمی گزرا یا وہ عورت کسی آدمی کے پاس سے گزری، تو اس آدمی نے اس عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو اس نے کہا: ہٹ اللہ نے اسلام کے ساتھ شرک ختم کردیا، اسلام آچکا ہے، اس آدمی نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور اس کی طرف دیکھتا جارہا تھا، اس کا منہ دیوار سے جالگا، پھر وہ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ساری بات سنائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنتَ عَبدٌ أَرَادَ اللّٰهُ بِکَ خَيرًا، إِنَّ اللّٰهَ تبَارَکَ وَتعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبدٍ خَيرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنبِهِ فِى الدُّنيَا، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبدٍ شَرًّا أَمسَکَ عَلَيهِ بِذَنبِهِ حَتَّى يُوَافِى بِهِ يَومَ القِيَامَةِ. ①

ترجمہ: تو ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرلیا ہے، بیشک جب اللہ بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو جلد سزا دیتا ہے (اور اس کو جلد اپنی حرکت کی سزا ملی کہ منہ دیوار سے جالگا) اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو گناہ کے بعد اس کی سزا میں تاخیر کردیتا ہے اور قیامت کے دن اس کا بدلہ دے گا۔

صدقِ دل سے توبہ پر چالیس سال کے گناہوں کی معافی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں قحط واقع ہوا، لوگوں نے جمع ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! اپنے پروردگار سے دعا

---

①شعب الإيمان: باب في الصبر على المصائب، ج ۱۲ ص ۲۵۴، رقم الحديث: ۹۳۵۹/ المستدرک على الصحيحين: ج ۴ ص ۴۱۸، رقم الحديث: ۸۱۳۳. قال الحكام والذهبى: هذا حديث صحيح

کیجیے کہ ہم پر بارش برسا دے، آپ ان کے ہمراہ جنگل کو چلے، وہ ستّر ہزار آدمی تھے بلکہ زیادہ، آپ نے دعا فرمائی کہ الٰہی ہم پر بارش نازل فرما اور ہم پر اپنی رحمت پھیلا دے، اور دودھ پینے والے بچوں اور چرنے والے جانوروں اور نمازی بوڑھوں کے طفیل ہم پر رحم فرما، مگر آسمان پہلے سے بھی زیادہ صاف اور آفتاب پہلے سے بھی زیادہ گرم ہوگیا۔ آپ نے اس وقت عرض کی کہ الٰہی اگر میری وجاہت آپ کے سامنے گھٹ گئی ہے تو حضرت نبی امی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے التجاء کرتا ہوں جنھیں آخر زمانہ میں آپ مبعوث فرمائیں گے ان کے طفیل ہم پر بارش برسا۔

وحی آئی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) تمہارا رتبہ میرے نزدیک گھٹا نہیں ہے اور نہ تمہاری وجاہت کم ہوئی ہے لیکن تم میں ایک بندہ ہے جو چالیس برس سے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کر رہا ہے، تم لوگوں میں منادی کر دو تاکہ وہ شخص تم میں سے نکل جائے، میں نے اسی کے سبب بارش روک رکھی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! میں کمزور بندہ اپنی کمزور آواز سے ان سب کو کیسے مطلع کروں گا حالانکہ لوگ کم بیش ستّر ہزار ہیں، حکم ہوا تم آواز دو ہم پہنچادیں گے۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر ندا کی:

فقام مناديا وقال: يا أيها العبد العاصی الذی يبارز الله منذ أربعين سنة! اخرج من بين أظهرنا فبک منعنا المطر. فقام العبد العاصی فنظر ذات اليمين وذات الشمال فلم ير أحدا خرج فعلم أنه المطلوب فقال فی نفسه: إن أنا خرجت من بين هذا الخلق افتضحت علی رؤوس بنی إسرائيل وإن قعدت معهم منعوا لأجلی فأدخل رأسه فی ثيابه نادما علی فعاله وقال: إلهی وسيدی! عصيتک أربعين سنة وأمهلتنی وقد أتيتک طائعا فاقبلنی. ❶

---

❶ كتاب التوابين لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاديا الأمم المافية، توبة العبد العاصی، ص ۵۵، ۵۶

ترجمہ: اے وہ گناہ گار بندے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کررہا ہے ہمارے درمیان سے نکل جا کیوں کہ تیری ہی وجہ سے ہم سے بارش روکی گئی ہے، یہ سن کر وہ بندہ گناہ گار کھڑا ہوا اور چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا تو کوئی نکلتا ہوا نظر نہ آیا، اس وقت وہ سمجھ گیا کہ میں ہی مطلوب ہوں اور جی میں سوچنے لگا کہ اگر میں لوگوں میں سے نکلوں گا تو سب کے سامنے میری رسوائی ہوگی، اور اگر ان کے ساتھ ٹھہرا رہوں تو میری وجہ سے سب لوگ بارش سے محروم ہو جائیں گے، اس خیال کے آتے ہی اُس نے اُسی وقت اپنے چہرے پر کپڑا ڈالا تاکہ کوئی دیکھ نہ لے اور دعا کی کہ اے اللہ! میں نے چالیس سال تیری نافرمانی کی، میرا دن بھی تیری نافرمانی میں گزرا میری رات بھی تیری نافرمانی میں گزری، تو نے مجھے مہلت دی اب میں فرماں بردار بن کر آیا ہوں مجھے قبول فرمالے۔

ابھی یہ دعا پوری بھی نہ کرنے پایا تھا کہ ایک سفید اَبر کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور اس تیزی سے برسا کہ گویا مشک کے دہانے کھل گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی ابھی تو ہم میں سے کوئی بھی نہیں نکلا پھر کیسے آپ نے ہم پر بارش نازل فرمائی؟ ارشاد ہوا اے موسیٰ! جس کی وجہ سے بارش روکی تھی اب اس کی وجہ سے برسا رہا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے الٰہی! اس بندہ کو مجھے دکھا دے، فرمایا اے موسیٰ! میں نے نافرمانی کے زمانہ میں اسے رسوا نہ کیا اب فرماں برداری کے وقت اسے کیونکر رسوا کروں گا۔

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کی نصیحت سے ایک حسین عورت کا توبہ کرنا

چند فساق نے ایک حسین عورت کو تیار کیا کہ تو حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فتنہ میں ڈال دے تو تجھے ایک ہزار درہم دیں گے، تو اس نے نہایت عمدہ لباس پہنا، زیبائش وآرائش کر کے گھر سے نکلی، حضرت ربیع رحمہ اللہ جب مسجد سے نکلنے لگے تو یہ سامنے

گئی، حضرت ربیع رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور اُس کے غلط ارادے کو سمجھ گئے، تو آپ نے اُسے مخاطب کر کے کہا:

کیف بک لو قد نزلت الحمی بجسمک فغیرت ما أری من لونک وبھجتک؟ أم کیف بک لو قد نزل بک ملک الموت فقطع منک حبل الوتین؟ أم کیف بک لو قد ساء لک منکر ونکیر؟ فصرخت صرخة فسقطت مغشیا علیھا. ❶

ترجمہ: اگر تجھے بخار ہوجائے تو میں دیکھتا ہوں کہ تیرا یہ حسن وجمال تبدیل ہوکر یہ رنگت، تروتازگی اور خوبصورتی ختم ہوجائے گی، اُس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب ملک الموت تیری شہ رگ کو کاٹ دے گا، اُس وقت کے بارے میں سوچ جب منکر نکیر تجھ سے سوال کریں گے، یہ باتیں سن کر اُس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوکر گر گئی۔

جب ہوش آیا تو اپنی سابقہ حالت سے توبہ تائب ہوگئی، پھر اس کثرت سے عبادت وریاضت میں لگ گئی کہ جب موت کا وقت آیا تو جسم تنکے کی طرح سوکھ چکا تھا۔

ایک عابد کے خوفِ خدا کے سبب بنی اسرائیل کی حسین عورت کا توبہ کرنا

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت تھی، جو نہایت حسین وجمیل تھی، جب تک سو دینار نہ لے لیتی کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیتی۔ اُسے ایک عابد نے دیکھا اور اس کا عاشق ہوگیا اور محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کیئے، پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا تیرے حسن نے مجھے فریفتہ کردیا، میں نے محنت مزدوری کر کے سو دینار جمع کر لئے ہیں، اس نے کہا لے آؤ۔ وہ شخص اس کے یہاں پہنچا، اس کا ایک سونے کا تخت تھا جس پر وہ بیٹھا کرتی تھی، اسے بھی اس نے

---

❶ صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من العابدات الکوفیات مجھولات الأسماء، ج۲ ص۱۱۲

اپنے پاس بلایا، جب عابد آمادہ ہوا اور اس کے پاس جا بیٹھا، تو اچانک اُسے اللہ کے سامنے قیامت کے دن کھڑا ہونا یاد آ گیا، اور فوراً اس کے بدن میں رعشہ پڑ گیا اور کہا مجھے جانے دو سو دینار تیرے ہی ہیں۔ اس نے کہا تجھے کیا ہو گیا؟ تو نے تو کہا تھا میں تجھے پسند آ گئی، اور تو نے محنت مزدوری کر کے دینار جمع کئے، جب مجھ پر قادر ہوا تو یہ حرکت کی عابد نے کہا:

خوفاً من اللّٰه ومن مقامی بین یدیه، وقد بغّضک إلیّ، فأنت أبغض الناس إلیّ، فقالت: إن کنت صادقاً فمالی زوج غیرک، فقال: دعینی أخرج، فقالت: لا، إلا أن تجعل لی أنک تتزوج بی، قال: عسی أن یکون ذلک فنقنع بثوبه، ثم خرج إلی بلده فارتحلت بعده نادمة علی ما کان منها حتی قَدِمَت بلده، فسألت عن اسمه ومنزله، فدُلّت علیه، وکانت تُعرَف بالملکة، فقیل له: إن الملکة قد جاءتک، فلما رآها شهق شهقة فمات رحمه اللّٰه، قال: فسقط فی یدها، فقات: أما هذه فقد فاتنی، فهل له من قریب، قالوا: أخوه رجل فقیر، فقالت: أنا أتزوج به حباً لأخیه، فتزوجته، فیسّر اللّٰه منها سبعة أبناء کلهم صالحون. ①

ترجمہ: مجھ پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جانے کا اندیشہ غالب آ گیا، میرے دل میں تیری عداوت پیدا ہو گئی، اب تو میرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض ہے، اس نے کہا اگر تو سچا ہے تو میرا شوہر بھی تیرے سوا کوئی نہیں ہو سکتا، اس نے کہا مجھے نکل جانے دو، اس عورت نے کہا مجھ سے نکاح کرنے کا وعدہ کر جاؤ، کہا عنقریب ہو جائے گا، پھر سر پر چادر ڈالی اور اپنے شہر کو چلا گیا، وہ عورت بھی

---

① روض الریاحین في حکایات الصالحین: الحکایة الرابعة والخمسون بعد الثلاث مائة، ص ۲۹۱

توبہ کر کے اس کے پیچھے شہر کو روانہ ہوئی، اس شہر میں پہنچ کر لوگوں سے عابد کا حال دریافت کیا، لوگوں نے اُسے بتایا، اس عورت کو ''ملکہ'' کہتے تھے، عابد سے بھی کسی نے کہا کہ تمہیں ''ملکہ'' تلاش کرتی پھرتی ہے، انہوں نے جب اسے دیکھا تو ایک چیخ ماری اور وہیں انتقال ہو گیا۔ جاں بحق تسلیم کی۔ وہ عورت ناامید ہو گئی، پھر اس نے کہا یہ تو مر گیا، کیا اس کا کوئی رشتہ دار بھی ہے؟ لوگوں نے کہا اس کا بھائی بھی فقیر آدمی ہے، کہنے لگی اس کے بھائی سے محبت کی وجہ سے اس فقیر سے نکاح کروں گی، چنانچہ اس سے نکاح کیا جس سے سات لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب نہایت نیک صالح متقی تھے۔

توبہ کی وجہ سے سابقہ گناہوں کی معافی اور جنت کی بشارت

بنی اسرائیل میں ایک آدمی کسی گناہ کو نہ چھوڑتا تھا، ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں اس کے خاندان والے قحط کا شکار ہو گئے، انہوں نے اپنی باندی کو اس کے پاس بھیجا کہ وہ اس سے کچھ مانگ کر لائے، اس نے کہا جب تک تو میرے ساتھ بے آبرو نہ ہو میں کچھ نہ دوں گا۔ لڑکی سن کر واپس چلی گئی، جب قحط مزید شدید ہوا تو وہ دوبارہ اس کے پاس آئی، اس نے پھر وہی بات کی، لیکن لڑکی نے انکار کیا اور واپس چلی گئی، جب قحط بہت زیادہ پھیل گیا تو ان لوگوں نے دوبارہ اسے اس آدمی کے پاس بھیجا۔ اس نے پھر اسی بات کا اظہار کیا، اس مرتبہ لڑکی نے بھی رضامندی ظاہر کر دی، لیکن جب اس آدمی نے اس سے خلوت اختیار کی تو وہ لڑکی کانپنے لگی، اس نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی:

أنت تخافين اللّٰه ولم تصنعيه وأفعله أعاهد اللّٰه أنى لا أرجع إلى شىء مما كنت فيه فأوحى اللّٰه إلى نبى من أنبيائهم أن فلانا أصبح فى كتب أهل الجنة. ①

ترجمہ: میں اللہ رب العالمین سے ڈر رہی ہوں، کیوں کہ میں نے پہلے کبھی ایسا کام نہیں کیا، اس آدمی نے کہا تو اللہ سے ڈر رہی ہے جبکہ تو نے یہ گناہ کبھی نہیں کیا (اور

---

① روضة المحبين ونزهة المشتاقين: الباب السابع والعشرون، ص ۴۵۳

میرے دل میں اس قدر ڈر نہیں) حالاں کہ میں یہ گناہ کرتا ہوں، میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں دوبارہ میں کوئی گناہ نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کے سبب وقت کے نبی کی طرف وحی فرمائی فلاں اہل جنت میں سے لکھ دیا گیا ہے۔

سچی توبہ پر جنازے میں شرکت کرنے والوں کے لیے مغفرت کا اعلان

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک سرکش نوجوان تھا، اس کے بدکردار ہونے کی وجہ سے بستی والوں نے اسے بستی سے نکال دیا، شہر کے باہر ایک بے آباد میدان میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے ایک ولی کا انتقال ہوگیا ہے، وہاں پہنچ کر اس کو غسل دیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور یہ اعلان کردیں جس شخص کے گناہ زیادہ ہوں وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتا کہ میں اس کے گناہ کو بخشش دوں اور اس کو میرے پاس اٹھا کر لاؤ (یعنی اس کو جلدی دفناؤ) تاکہ میں اس کا اکرام کروں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں اعلان کیا، بہت سے لوگ جمع ہوکر اس کے پاس گئے تو اسے پہچان لیا، انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ تو وہی فاسق ہے جس کو ہم نے بستی سے نکالا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بات سن کر تعجب میں پڑ گئے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں، لیکن جب اس بیابان میں اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے دائیں بائیں دیکھا اسے کوئی دوست اور کوئی رشتہ دار نظر نہ آیا اور یہ خیال کیا کہ میں اس بیابان میں اکیلا اجنبی اور ذلیل پڑا ہوا ہوں، اس نے میری طرف آنکھ اٹھائی اور کہا:

اِلٰهِیْ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِکَ، غَرِیْبٌ فِیْ بِلَادِکَ، لَوْعَلِمْتُ اَنْ عَذَا بِیْ یَزِیْدُ فِیْ مُلْکِکَ وَعَفْوُکَ عَنِّیْ یَنْقُصُ مِنْ مُلْکِکَ لَمَا سَئَلْتُکَ الْمَغْفِرَةَ

وَلَیْسَ لِیْ مَلجأً وَلَا رَجاءً اِلَّا اَنْتَ وَقَدْ سَمِعْتُ فِیْ مَا اَنْزَلْتَ اَنَّکَ قُلْتَ اِنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ فَلَا تُخِیْبُ رَجَائِیْ۔ ❶

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں، تیری سلطنت میں اجنبی ہوں، اگر میں یہ جان لیتا کہ مجھے عذاب دینا تیری بادشاہت کو گھٹا دے گا تو میں تجھ سے بخشش کا سوال نہ کرتا، تیرے سوا میرا کوئی ٹھکانہ اور جائے امید نہیں اور جو تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے کہ بیشک میں بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہوں، یہ میں سن چکا ہوں لہٰذا مجھے ناامید نہ کر۔

اے موسیٰ! کیا مجھے یہ اچھا لگتا تھا کہ اس کی دعا کو رد کر دیتا جبکہ یہ اس حال میں اجنبی تھا، اس نے میری طرف مجھے ہی وسیلہ بنایا اور میرے سامنے آہ وزاری کی، میری عزت کی قسم! اگر یہ روئے زمین کے تمام گناہگاروں کے لئے مجھ سے بخشش کا سوال کرتا تو میں انہیں بخشش دیتا، اس کی اجنبیت کی ذلت کی وجہ سے، اے موسیٰ! میں بے گانے کا ٹھکانہ ہوں اور اس کا حبیب ہوں اور اس کا طبیب ہوں اور اس پر شفقت کرتا ہوں۔

احنف بن قیس رحمہ اللہ کا قرآنی آیات میں غور وفکر اور آیت توبہ پر فرحت

ایک دن احنف بن قیس رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ذہن میں یہ بات آئی:

﴿لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الأنبياء: ١٠)

ترجمہ: ہم نے تمہارے پاس ایک ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے، کیا پھر بھی تم نہیں سمجھتے؟

اس سے ایک عجیب سا احساس دل میں منڈلانے لگا، بالآخر سوچا کہ میں دیکھوں

---

❶ التوابين لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاد الأمم الماضية، توبة شاب مسرف على نفسه، ص ٥٦

تو قرآن مجید میں میرا تذکرہ کس انداز میں ہے؟ میں کون ہوں؟ اور کن لوگوں میں سے ہوں؟

قرآن پاک منگوایا اور اس میں غور کرنا شروع کر دیا...... ایک قوم کا تذکرہ ان الفاظ میں پایا:

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ (الذاریات: ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ: وہ رات کے وقت کم سوتے تھے اور سحری کے اوقات میں وہ استغفار کرتے تھے اور ان کے مال ودولت میں سائلوں اور محروم لوگوں کا (باقاعدہ) حق ہوتا تھا۔

کچھ اور لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود پایا:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (السجدة: ۱۶)

ترجمہ: ان کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور امید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر کچھ سوچا تو ان لوگوں کا تذکرہ سامنے آیا جو ذوقِ عبادت میں رات گزارتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ (الفرقان: ۶۴)

ترجمہ: اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

کچھ اور اوراق پلٹے تو یہ صفات سامنے آئیں:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۴)

ترجمہ: جو خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں، اور جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کردینے کے عادی ہیں۔ اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

ایسے ہی چند لوگوں کا تذکرہ دیکھا پڑھا تو بے ساختہ پکار اٹھے:

اے میرے اللہ! یہ تو کاملین کا تذکرہ ہے اور اونچی صفات والے ہیں اہلِ ایمان کا پُر رونق بیان ہے میں تو ایسوں میں سے نہیں ہوں۔

پھر ایک اور انداز سے اوراقِ قرآنی پر نظر ڈالنے لگا تو ایک قوم کا تذکرہ یوں سامنے آیا:

﴿إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا اللَّـهُ يَسْتَكْبِرُونَ. وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ﴾ (الصافات: ۳۵، ۳۶)

ترجمہ: جب ان سے یہ کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اکڑ دکھاتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایسے ہیں کہ ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں؟

دوسری قوم کا تذکرہ کچھ اس طرح پایا:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّـهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ﴾ (الزمر: ۴۵)

ترجمہ: اور جب کبھی تنہا اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل بیزار ہوجاتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو یہ لوگ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

پھر کچھ لوگوں کا بہت برا حال دیکھا کہ ان سے پوچھا جائے گا:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ. قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ. وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

الْمِسْكِينَ. وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ. وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ. حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ﴾(المدثر: ۴۲ تا ۴۷)

ترجمہ: تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کر دیا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں گھستے، ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے اور ہم روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ ہی گئی۔

یہاں پہنچ کر احنف بن قیس رحمہ اللہ رک گئے اور کہا:

اے میرے اللہ! میں ان برے لوگوں سے بیزار ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پھر کچھ اور تلاوت جاری رکھی، غور وفکر بھی کرتے رہے، اپنے خیال وجستجو کو قرآنی افکار کے تابع کر کے تدبّر کرتے رہے یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے:

﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾(التوبة: ۱۰۲)

ترجمہ: اور کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر لیا ہے۔ انہوں نے ملے جلے عمل کیے ہیں، کچھ نیک کام، اور کچھ برے امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

مطالعہ قرآنی میں یہاں آ کر احنف بن قیس رحمہ اللہ کہنے لگے: بس میں ان لوگوں میں ہوں۔ میرے پاس بھی کچھ نیک اعمال ہیں اور خطاؤں کے ڈھیر بھی بہت ہو گئے ہیں، بس مجھے اس ذات کی جانب متوجہ ہو کر توبہ کرنی چاہیے پس وہ رحیم وکریم اللہ مجھے معاف کر ہی دے گا، چنانچہ آہ وزاری کرنے لگے۔

ہم میں سے ہر ایک کتاب اللہ میں اپنے مقام کے متعلق غور وفکر کر کے دیکھ لے کہ وہ

کون سے طبقہ میں شامل ہے اور اس بات سے ڈرے کہیں ان لوگوں میں سے نہ ہو جائے جن کے لیے اللہ کی رحمت سے دوری ہمیشہ کے لیے لکھ دی گئی ہے یا جو لوگ عذابِ الیم کا شکار ہونے والے ہیں، یا جن کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ ❶

گناہ کے ارادے پر نفس کو سزا

زید بن اسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرئیل میں ایک عابد اپنے عبادت خانے میں طویل زمانہ تک عبادت کرتا رہا، ایک دن اس نے نیچے جھانک کر ایک عورت کو دیکھا، عورت کی محبت دل میں بیٹھ گئی اور اس سے گناہ کرنے کے ارادے سے نیچے اترنے کے لئے اپنی ٹانگ نکالی، اللہ تعالیٰ نے اسے گزشتہ عبادت کی وجہ سے بچالیا، اس نے دل میں سوچا کہ میں نے کیا کام کرنے کے کا ارادہ کیا؟

هيهات! هيهات! رجل خرجت تريد أن تعصى اللّٰه تعود معى فى صومعتى؟ لا يكون واللّٰه ذلك أبدا! فتركها واللّٰه معلقة من الصومعة تصيبها الرياح والأمطار والشمس والثلج حتى تقطعت فسقطت. فشكر اللّٰه عز وجل له فأنزل فى بعض الكتب: وذو الرجل يذكره بذلك. ❷

ترجمہ: ہائے افسوس! یہ وہ ٹانگ ہے جو اللہ کی نافرمانی کے ارادے سے نکلی، اب یہ میرے گرجے میں میرے ساتھ واپس آئے گی، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا، اسے گرجے کے باہر ہی چھوڑ دیا، ٹانگ گرجے سے باہر لٹکی رہی اسے ہوائیں اور بارش اور سردی گرمی لگتی رہی یہاں تک کہ کٹ کر نیچے گر گئی۔ اس نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بعض کتابوں میں ”ذو الرّجل“ کے لقب سے اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

---

❶ مختصر قيام الليل المروزى: ذكر من قال التجافى عن المضاجع، ص ۴۴، ۴۵

❷ التوابين لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاد الأمم الماضية، توبة ذى الرجل، ص ۵۴

توبہ کی وجہ سے چور کی مغفرت اور عابد کے اعمال کا ضیاع

حضرت وہیب بن الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں میں سے ایک آدمی ایک چور کے پاس سے گزرے جو اپنے قلعہ میں تھا، جب چور نے انہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا شوق پیدا کر دیا، اس نے اپنے دل میں سوچا یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں اللہ کی روح اور اللہ کا کلمہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بدبخت! تو کون ہے؟ تو بنی اسرائیل کا ایک چور ہے جو ڈکیتی کرتا ہے اور مال چھینتا ہے اور خون بہاتا ہے، پھر وہ اپنے افعال پر شرمندہ ہو کر تائب ہو کر ان کی طرف اتر آیا، جب ان سے مل گیا تو اپنے جی میں سوچا کہ تو ان دونوں کے ساتھ چلنا چاہتا ہے، تو ان کے ساتھ ساتھ چلنے کا اہل نہیں تو مجرم اور گناہگار کی طرح ان کے پیچھے چل۔

راوی کہتے ہیں حواری نے اسے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پہچان لیا اور اپنے جی میں کہا کہ اس بدبخت خبیث کو دیکھو اور ہمارے پیچھے اس کے چلنے کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے ان کے مافی الضمیر کو جان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ:

أن مر الحواری ولص بنی إسرائیل أن یستأنف العمل جمیعا أما اللص فقد غفرت له ما قد مضی لندامته وتوبته وأما الحواری فقد حبط عمله لعجبه بنفسه وازدرائه هذا التواب. ①

ترجمہ حواری اور چور کو حکم دیں کہ دونوں اپنا عمل نئے سرے سے شروع کریں، چور کی تو میں نے مغفرت کر دی ہے اس کی توبہ اور ندامت کی وجہ سے اور حواری کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں اس کی خود پسندی کی وجہ سے۔

---

① صفوة الصفوة: الطبقة الثالثة من اهل مكة، ترجمة: وهيب بن الورد، ج ١ ص ٤٢١

حضرت لقمان کی حکمت وبرکت سے نافرمانوں کو توبہ کرنا

حضرت لقمان رحمہ اللہ ایک شخص کے غلام تھے، وہ شخص آپ کو فروخت کے لیے بازار لے گیا، جب کوئی خریدار آتا تھا تو آپ دریافت کرتے تھے کہ تم مجھے خرید کر کیا کروگے؟ جب وہ کوئی ضرورت اپنی بیان کرتا تو آپ فرماتے میری حاجت یہ ہے کہ تم مجھے نہ خریدو، حتی کہ ایک خریدار نے آپ کے جواب میں یہ کہا کہ میں تم کو دربان بناؤں گا، آپ نے فرمایا: تو خرید لے، چنانچہ: وہ آپ کو خرید کر اپنے گھر لے آیا، اس مالک کے تین فاحشہ لڑکیاں تھیں، جو بدکاری کیا کرتی تھیں، مالک کو اتفاقاً اپنی جائیداد کی جانب جانے کی ضرورت ہوئی تو آپ سے کہہ گیا کہ میں نے کھانا پانی اور ساری ضرورت کی چیزیں ان کے پاس پہنچادی ہیں، جب میں نکل جاؤں تو دروازہ بند کر کے باہر بیٹھا رہے اور میرے واپس آنے تک دروازہ نہ کھولیے، چنانچہ: جب مالک باہر چلا گیا تو آپ نے حکم کی تعمیل کی، لڑکیوں نے کہا: دروازہ کھول دے۔ آپ نے انکار کیا، ان لڑکیوں نے آپ کو مار کر زخمی کیا اور واپس لوٹ گئیں۔ آپ خون دھو کر وہیں بیٹھ گئے، جب مالک آیا تو آپ نے اسے اس واقعہ کی خبر نہ کی، پھر دوسری مرتبہ بعینہ یہی واقعہ پیش آیا، اب بڑی لڑکی نے کہا:

مابال هذاالعبدالحبشيّ أولى بطاعة اللّه عزّوجلّ مني؟واللّه لأتوبنّ، فتابت؛ فقالت الصغرى: مابال هذاالعبدالحبشيّ وهذه الكبرى أولى بطاعة اللّه عزّوجلّ مني؟واللّه لأتوبنّ، فتابت؛ فقالت الوسطى: مابال هذاالعبدالحبشي وهاتين الأُختين أولى بطاعة اللّه عزّوجلّ مني، واللّه لأتوبنّ، فتابت، فقالت غُواة القرية: مابال هذاالعبدالحبشي وبنات فلان أولى بطاعة اللّه تعالى منّا؟واللّه لنتوبنّ،

فتاب الجميع إِلى اللّٰه سبحانه وتعالى، وصاروا عبّاد القرية. ①

ترجمہ: یہ غلام حبشی کیسا اچھا آدمی ہے، باوجود غلام ہونے کے اللہ کی عبادت میں مجھ سے اولی (بہتر) ہے، میں بھی ضرور ہی توبہ کروں گی، چنانچہ: اس نے توبہ کی پھر چھوٹی نے کہا: یہ غلام حبشی اور بڑی لڑکی دونوں مجھ سے زیادہ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، میں بھی ضرور توبہ کروں گی، اس نے بھی توبہ کی، درمیانی لڑکی نے کہا: یہ حبشی غلام اور دونوں بہنیں خدا کی اطاعت میں مجھ سے بہتر ہیں، میں بھی ضرور توبہ کروں گی، اس نے بھی توبہ کی، جب شہر کے بدمعاشوں اور آوارہ لوگوں نے یہ خبر سنی تو کہنے لگے کہ یہ حبشی غلام اور فلاں شخص کی لڑکیاں ہم سے زیادہ خدا پرست ہوگئے ہیں ہے تو اب ہم بھی یہ کریں گے، چنانچہ ان سب نے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی اور یہ شہر نیک لوگوں کی بستی میں تبدیل ہوگیا۔

توبہ کی وجہ سے نیک نامی واعزاز

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی فاحشہ عورت سے زنا کر کے نہر میں نہانے کے لئے داخل ہوا، تو پانی نے اسے آواز دی اے فلاں! کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تو اس گناہ سے توبہ نہیں کرتا؟ کیا تو یہ ارادہ نہیں کرتا کہ یہ گناہ دوبارہ نہیں کروں گا؟ وہ پانی سے خوفزدہ ہوکر نکل آیا اور کہنے لگا: میں کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، چنانچہ یہ ایک پہاڑ کی طرف آئے وہاں بارہ آدمی تھے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے وہ ان کی صحبت میں رہنے لگا، جب وہاں پر قحط نازل ہوا تو وہ پہاڑ سے نیچے اترے گھاس وغیرہ کو تلاش کرنے کے لئے، وہ اس نہر کے پاس سے گزرے، تو اس آدمی نے انہیں کہا میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا، انہوں نے پوچھا کیوں؟ وہ کہنے لگا اس لئے کہ وہاں کوئی ایسی شئ ہے جو میرے گناہ پر مطلع ہے، لہذا مجھے اس سے

---

① روض الرياحين: الحكاية الخامسة والستون بعد الثلاث مئة، ص ۲۹۸

شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دیکھ لے، وہ اسے چھوڑ کر چلے گئے تو نہر نے انہیں آواز دی اے عبادت کرنے والو! تمہارے ساتھی کا کیا ہوا! انہوں نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ یہاں کوئی ایسی شئی ہے جو میرے گناہ سے واقف ہے، لہذا میں اس کے سامنے آنے سے حیا کرتا ہوں، نہر نے کہا سبحان اللہ ! جب تمہاری اولاد یا تمھارے رشتہ دار توبہ کرلیں اور اپنے محبوب چیز کی طرف لوٹ آئیں کیا تم اس پر نارض ہوں گے؟ تمہارے ساتھی نے توبہ کرلی ہے اور جو کام مجھے پسند ہے اس کی طرف رجوع کرلیا ہے، لہذا میں بھی اس سے محبت رکھتی ہوں ، اس کے پاس جا کر اسے اطلاع کردو اور میرے کنارے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھیوں نے جا کر اسے اطلاع کی وہ ان کے ساتھ آ گیا۔ کچھ زمانہ نہر کے کنارے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، پھر اِس شخص کا انتقال ہو گیا تو نہر نے انہیں آواز دی:

یا أیھا العباد والعبید الزھاد غسلوہ من مائی وادفنوہ علی شاطئی حتی یبعث یوم القیامة من قربی ففعلوا ذلک بہ وقالوا: نبیت لیلتنا ھذہ علی قبرہ نبکی فإذا أصبحنا سرنا. فباتوا علی قبرہ یبکون فلما جاء وجہ السحر غشیھم النعاس فأصبحوا وقد أنبت اللّٰہ علی قبرہ اثنتی عشرة سروة وکان أول سرو أنبتہ اللّٰہ عز وجل علی وجہ الأرض.

ترجمہ: اے عبادت کرنے والو! اے زاہد بندو! اسے میرے پانی سے غسل دو اور اسے میرے کنارے پر دفن کرو تا کہ یہ قیامت کے دن میرے قریب سے اٹھایا جائے۔ اس کے ساتھیوں نے ایسے ہی کیا اور کہنے لگے، ہم آج رات اس کی قبر پر رو کر گزاریں گے اور صبح کو یہاں سے چلے جائیں گے، لہذا انہوں نے وہ رات اس کی قبر پر روتے ہوئے گزاری، سحری کے وقت انہیں اونگھ آ گئی، جب صبح کو بیدار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے

اس کی قبر کے پاس سرو کے بارہ درخت اگا دیئے تھے اور یہ اس کا پہلا درخت تھا جسے اللہ نے زمین پر لگایا۔

انھوں نے یہ تعبیر نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ درخت اس لئے اُگایا کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت پسند ہے، لہذا اس کی قبر کے پاس ہی عبادت کرتے رہے جب ان میں سے کوئی مرجاتا تو اس کے قریب اسے دفناتے یہاں تک کہ سارے کے سارے انتقال کر گئے۔

توبہ کی وجہ سے قصاب پر بادل کا سایہ کرنا

امام ابوبکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب نے ایک باندی سے معاشقہ کیا، وہ ایک بار اپنے آقا کے گھر والوں کے کام سے کہیں جارہی تھی کہ اس نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو پھسلانے کی کوشش کی، مگر اس باندی نے کہا کہ مجھ سے کوئی برا کام نہ کرو، تم مجھ سے جتنی محبت کرتے ہو، میں تم سے اس سے زیادہ محبت کرتی ہوں، مگر مجھے اللہ کا خوف ہے، لہٰذا میں کوئی برا کام نہیں کروں گی۔

قصاب نے کہا کہ ''فَأَنتِ تَخَافِيْنِهِ وَأَنَا لَا أَخَافُهُ'' اگر تو اللہ سے ڈرتی ہے، تو میں کیوں نہ اللہ سے ڈروں! لہٰذا میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہاں سے وہ لوٹ رہا تھا کہ اس کو گرمی کی شدت سے شدید پیاس معلوم ہوئی، یہاں تک کہ ہلاکت کے قریب ہو گیا۔ پس اس نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر کے ایک قاصد وہاں سے گزر رہے ہیں، انہوں نے اس سے حال پوچھا، اس نے پیاس کا حال بتایا، انھوں نے کہا کہ چلو ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں ایک بادل کا ٹھنڈا سایہ عطا کردے۔

اس قصاب نے کہا کہ ''مَالِيْ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَادْعُ أَنْتَ'' میرا کوئی ایسا عمل نہیں

---

① التوابین لابن قدامة: ذكر التوابين من آحاد الامم الماضية، توبة صاحب فاحشه، ص ٦١

کہ میری دعا قبول ہو، آپ ہی دعا کیجیے! اس قاصد نے کہا کہ اچھا میں دعا کرتا ہوں اور تم آمین کہو۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی اور اس نے آمین کہی اور اللہ نے دعا قبول کر کے ان کو ایک بادل کا سایہ عطا کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اس سایہ میں چل کر اپنے قریہ کو پہنچ گئے اور جب وہ قصاب اپنے گھر کی جانب چلنے لگا، تو وہ سایہ اسی کے ساتھ ہو گیا، یہ دیکھ کر اس قاصد نے کہا کہ بھائی! تم تو کہتے تھے کہ میرا کوئی عملِ صالح نہیں ہے اور یہاں تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ سایہ تو تمھاری ہی وجہ سے ملا ہے۔ لہٰذا مجھے تم اپنا قصہ سناؤ کہ کیا ہے؟ تب اس نے اپنی توبہ کا قصہ سنایا، تو اس قاصد نے کہا:

إِنَّ التَّائِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى بِمَكَانٍ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ بِمَكَانِهِ. ①

ترجمہ: جو توبہ کرتا ہے، وہ اللہ کے نزدیک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے، جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچتا۔

نیک لوگوں کی صحبت اور صدقہ کے سبب ستر سالہ عابد کی مغفرت

بنی اسرائیل کے ایک عابد نے ستر سال اللہ تعالی کی اطاعت و بندگی میں بسر کیے۔ ایک رات وہ اپنے عبادت خانے میں عبادت گزاری میں مشغول تھا کہ اچانک ایک خوبصورت عورت عبادت خانے کے دروازے پر پہنچی، دستک دی اور عابد سے دروازہ کھلوانا چاہا۔ وہ رات بڑی سرد تھی، پھر بھی عابد نے اس عورت کو نا قابل توجہ سمجھا، ذرا بھی التفات نہ کیا، بس عبادت میں مگن رہا۔

عورت مجبور ہو کر واپس جانے لگی، عابد نے درواز کھول کر دیکھا تو اس عورت پر نگاہ پڑی۔ اس کا حسن اس غضب کا تھا کہ وہ اسے جی جان سے بھا گئی، اسے بڑا جھٹکا لگا۔ بس اب کیا تھا جوں جوں وہ عورت کو واپس جاتا دیکھ رہا تھا اس کا دل اس کے دام محبت میں گرفتار ہوتا جاتا تھا۔ اس کا دماغ عورت کے آنچل کی مہک سے معطر ہونے کے

---

① إحياء علوم الدين: كتاب كسر الشهوتين، ج۳ ص ۱۰۶

لیے بے تاب ہو گیا۔ عبادت وریاضت کو بالائے طاق رکھا اور جھٹ اس عورت کے پیچھے چل دیا۔ عورت کے قریب پہنچ کر دھیرے سے پوچھا: کہاں جا رہی ہو؟ عورت نے جواب دیا: جہاں مرضی چلی جاؤں۔ عابد بولا: چھوڑو وہ اب کہاں جانا اور کیسا جانا؟ تم جس کی طلب میں آئی تھیں، وہ تو تمھارا دلدادہ ہو چکا، اب وہ آزاد ہوتے ہوئے بھی تمھاری غلامی قبول کرنے کو تیار ہے۔

عابد اس عورت کو بالآخر اپنے معبد میں لے گیا۔ وہ عورت اس کے ساتھ سات دن تک مقیم رہی۔ اب عابد کو ہوش آیا کہ اس نے کس طرح ستر برس کی عبادت کو صرف سات دن میں غارت کر دیا اور کس قدر گھناؤنے گناہ میں ملوث رہا، چنانچہ زار وقطار رونے لگا یہاں تک کہ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور وہ غش کھا کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو عورت نے کہا: اے عابد! اللہ کی قسم! تو نے میرے علاوہ کسی اور سے ایسا کام نہیں کیا جسے اللہ کی نافرمانی کہا جائے۔ یہ تیری پہلی غلطی ہے اور میرا معاملہ بھی یہ ہے کہ میں نے بھی تیرے علاوہ کسی اور کے ساتھ کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اللہ کی نافرمانی مول نہیں لی۔ میں تیرے چہرے پر نیکی وصلاح کا اثر دیکھتی ہوں۔ اگر تجھے تیرے پروردگار نے پناہ دی تو میرے لیے بھی معافی کی درخواست کرنا۔

اس کے بعد وہ عابد اپنے معبد سے نکل گیا۔ ادھر ادھر سرگرداں پھرنے لگا، رات کو ایک کھنڈر میں پہنچا۔ وہاں بارہ مسکین رہتے تھے۔ ان کے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا جو ہر رات ان مسکینوں کے پاس بارہ روٹیاں بھیجا کرتا تھا، چنانچہ اس رات بھی راہب کا غلام حسب معمول مسکینوں کے لیے دس روٹیاں لایا۔ وہ روٹیاں تقسیم کرنے لگا تو اس گناہ گار عابد نے بھی ہاتھ بڑھا دیا۔ ایک روٹی اسے بھی مل گئی۔ جب ایک مسکین کی روٹی کم پڑ گئی تو اس نے پوچھا: میری روٹی کدھر ہے؟ غلام بولا: میں نے تو روٹیاں تمھارے درمیان تقسیم کر دیں۔ اس نے کہا: واہ جی واہ کیا اب میں بھوکے پیٹ ہی رات گزاروں گا؟

یہ سن کر عابد رونے لگا اور جو روٹی اس نے لے رکھی تھی، فوراً اس مسکین کے حوالے کر دی اور کہنے لگا: میں بھوکے پیٹ رات گزارنے کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ میں گناہ گار ہوں اور یہ اندھا اللہ تعالی کا فرماں بردار ہے۔ پھر وہ بھوکے پیٹ ہی سو گیا۔ اس رات اس کی اجل آن پہنچی۔ اللہ تعالی نے اس کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت کو بھیجا اور وہ موت کے منہ میں چلا گیا۔ (اب اس عابد کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے مابین اختلاف پیدا ہو گیا کہ اس شخص کو کہاں جانا چاہیے؟ جہنم میں یا جنت میں؟ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ آدمی اپنے گناہ سے فرار ہو کر اللہ تعالی کی اطاعت کی جستجو میں آیا ہے۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا نہیں، یہ تو بڑا گناہ گار آدمی ہے۔) اللہ تعالی نے ان فرشتوں کے پاس اسی وقت وحی بھیجی کہ تم اس عابد کی ستر برس کی عبادت اور سات راتوں کے گناہوں کا وزن کرو۔ فرشتوں نے تعمیل کی، اس عابد کی ستر سالہ عبادت کو سات دن کی معصیت کے مقابلے میں تولا تو معصیت کا پلڑا عبادت کے پلڑے سے بھاری نکلا۔ اب اللہ تعالی نے فرشتوں سے فرمایا: اس کی وہ نیکی میری بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کر چکی ہے جب اس نے روٹی مسکین کے حوالے کی اور خود بھوکا سویا۔ اس کی ستر سالہ عبادت کا وزن جب سات راتوں کے ساتھ کیا گیا تو سات راتوں کا پلڑا بھاری ہو گیا اور پھر جب اس کی اس روٹی کا وزن سات راتوں کے ساتھ کیا تو روٹی کا پلڑا بھاری ہو گیا۔ تو اس کی صدقِ دل سے توبہ، نیک لوگوں کی صحبت اور صدقہ کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کی مغفرت کر دی۔ ①

---

① حلیۃ الأولیاء: ترجمۃ: أبوموسی الأشعری، ج ۱ ص ۲۶۳/ صفۃ الصفوۃ: ترجمۃ: أبوموسی الأشعری، ج ۱ ص ۲۱۳، ۲۱۴/ البر والصلۃ: لِإبن الجوزی: الباب السابع والأربعون، ص ۲۲۱

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی توبہ کا واقعہ

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ ایک بڑے اللہ والے گزرے ہیں، زاہدین وعارفین میں ان کا شمار ہوتا ہے، اللہ نے بے پناہ مقبولیت سے نوازا تھا، جب ان کا انتقال ہوا تو فجر کے وقت جنازہ اٹھایا گیا اور لوگوں کی کثرت کی وجہ سے قبرستان کو پہنچتے پہنچتے عشاء کا وقت ہو گیا، یہ عجیب وروح پرور منظر دیکھ کر امام علی المدائنی رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ حدیث نے فرمایا:

هَـذَا وَالـلَّـهِ شَرَفُ الدُّنيَا قبل شرف الآخرة. وقد روى أَنَّ الْجِنَّ كَانَتْ تَنُوحُ عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ الذى كان يسكنه. ①

ترجمہ: یہ آخرت کے شرف سے پہلے دنیا کا شرف ہے، اور کہا گیا ہے کہ جنات بھی ان کی وفات پر رو رہے تھے۔

ان کی توبہ کا عجیب واقعہ لکھا ہے کہ وہ پہلے لہو لعب میں مبتلا رہتے تھے، شراب وکباب کی مجلسیں چلتی تھیں، ایک بار اپنے دوست احباب کے ساتھ اپنے ہی گھر میں شراب وکباب اور گانے بجانے میں مست تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی، بشر حافی رحمہ اللہ کی ایک باندی دروازے پر دیکھنے گئی، تو نے آنے والے شخص نے اس سے پوچھا کہ:

صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟

ترجمہ: اس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام؟

باندی نے کہا کہ حر یعنی آزاد ہے (کیوں کہ گھر کا مالک تو آزاد ہی ہو سکتا ہے، کوئی

---

① البداية والنهاية: سنة سبع وعشرين ومائتين، ج ۱۰ ص ۳۲۷

غلام کہاں ہوسکتا ہے؟)

صَدَقْتِ لَوْ كَانَ عَبْدًا لَاسْتَعْمَلَ أَدَبَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَتَرَكَ اللَّهْوَ وَالطَّرَبَ.

ترجمہ: اس شخص نے کہا کہ ہاں تم نے سچ کہا، اگر وہ غلام ہوتا تو عبودیت وغلامی کے آداب کا لحاظ بھی کرتا ہے اور لہو ولعب چھوڑ دیتا۔

یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا اور بشر رحمہ اللہ جو وہاں نشہ میں مست پڑے تھے، اس شخص کی اور باندی کی یہ گفتگو سن رہے تھے، وہ جلدی سے دروازے کی جانب آئے، مگر وہ شخص جاچکا تھا۔

باندی سے پوچھا کہ وہ آدمی کس طرف کو گیا؟ باندی نے بتایا کہ اس طرف، تو وہ اس کی تلاش میں نکلے اور ایک جگہ اس کو پالیا اور پوچھا کہ کیا آپ ہی نے دروازے پر باندی سے اس طرح گفتگو کی تھی؟

اس نے کہا کہ ہاں، تو بشر رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک بار پھر اپنی بات دہرائیے، جب اس نے کہا کہ یہ گھر والا اگر اللہ کا غلام ہوتا تو غلامی کا انداز اختیار کرتا اور لہو ولعب میں شراب وکباب میں زندگی نہ گزارتا۔

یہ سن کر بشر حافی رحمہ اللہ تڑپنے لگے اور اپنے گال زمین پر رکھ دیے اور کہنے لگے کہ نہیں، میں آزاد نہیں، بلکہ غلام ہوں، یعنی اللہ کا غلام، اور اسی دن سے تمام بدکاریوں اور گناہوں سے توبہ کرلی اور کہا کہ اللہ سے عہد وپیمان کے وقت (یعنی توبہ کے وقت) چوں کہ پیروں میں جوتے یا چپل نہیں تھے، اس لیے اب عمر بھر اسی حال سے رہوں گا اور اسی لیے ان کا نام ''حافی'' پڑ گیا۔ ❶

---

❶ كتاب التوابين لابن قدامة، توبة بشر بن الحارث الحافي: ص ۱۲۸، الناشر: دار ابن حزم

ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے تین جملوں سے بدکار عورت کی زندگی بدل گئی

حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بڑے اللہ والے تھے، کچھ حاسدوں نے ایک عورت کو ایک ہزار درہم دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو فتنہ میں مبتلا کرے، چنانچہ اس نے نہایت عمدہ لباس زیب تن کیا، خوشبو لگائی اور زیور سے آراستہ ہو کر اپنے حسن و جمال پر فریفتہ کرنے کے لیے حضرت ربیع رحمہ اللہ کے سامنے آئی، تو آپ نے صرف تین جملے ایسے ادا کیے کہ اس کی زندگی بدل گئی اور مرنے سے پہلے اللہ نے اس کو عابدہ بنا لیا۔

۱...... آپ نے فرمایا: بہن آج تجھے جس حسن پر ناز ہے اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرا چہرہ کسی بیماری کے سبب بگڑ جائے، اس کی رونق ختم ہو جائے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے۔

۲...... آپ نے فرمایا: اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے قبر میں ڈالا جائے گا اور تیرے جسم پر کیڑے چلیں گے جو تیرے گالوں اور تیری ہڈیوں کو نوچ لیں گے اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے گی۔

۳...... آپ نے فرمایا: وہ دن یاد کر جب قبر میں منکر نکیر آئیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے، آپ نے یہ تین جملے اس درد کے ساتھ ادا فرمائے کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، جب ہوش آیا تو اپنے گناہوں پر سچی توبہ کی، اللہ نے اسے بہت بڑی عابدہ بنا دیا۔ پھر یہ عورت اتنی کثرت سے عبادت کرتی تھی کہ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا جسم نہایت لاغر ہو کر خشک ٹہنی کی مانند ہو گیا تھا۔ ①

---

① صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من العابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج ۲ ص ۱۲

ایک حدیث سن کر سابقہ زندگی سے توبہ کرلی

قعنبی رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کہتے ہیں کہ میرا والد نبیذ پی کر نوجوانوں کی صحبت اختیار کرتا تھا، ایک دن انہیں بلوا کر خود ان کی انتظار میں دروازے پر بیٹھ گیا، امام شعبہ رحمہ اللہ اپنے گھر سے گزرے، لوگ ان کے پیچھے تیز تیز چل رہے تھے، میرے والد نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ امام شعبہ رحمہ اللہ ہیں، اس نے پوچھا ''شعبہ'' کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ بہت بڑے محدث ہیں، حضرت شعبہ رحمہ اللہ پر سرخ رنگ کی چادر تھی، وہ ان کی طرف کھڑا ہو کر ان سے کہنے لگا: مجھے حدیث سنائیں، انہوں نے فرمایا تو حدیث سنانے کے لائق نہیں، میرے والد نے ان کی سواری کو کھڑا کر دیا اور کہنے لگا یا آپ مجھے حدیث سنائیں یا میں آپ کو زخمی کر دوں گا، حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے اسے یہ حدیث سنائی:

حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبِعِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

ترجمہ: ہمیں منصور نے اور انہوں نے ربعی سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے حضرت ابو مسعود سے روایت نقل کی انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں حیاء نہ ہو تو جو چاہو کرو۔

تو میرے والد نے چھری پھینک دی اور گھر واپس آ گئے، ان کے پاس لہو ولعب کی چیزیں تھی سب کو پھینک دیا اور شراب اٹھا کے گرا دی اور میری والدہ سے کہا کہ ابھی میرے دوست آئیں گے انہیں بٹھا کے کھانا کھلا دینا، جب وہ کھانا کھالیں تو شراب کے ساتھ جو کچھ میں نے کیا اس کی اطلاع انہیں کر دینا تاکہ وہ واپس چلے جائیں قعنبی اُسی وقت مدینے کی طرف چل پڑے (مدینہ پہنچ کر) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی

صحبت اختیار کی اور ان سے احادیث لیں، پھر بصرہ واپس آئے، اس وقت امام شعبہ رحمہ اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ لہذا قعنبی نے امام شعبہ رحمہ اللہ سے اس مذکور حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث نہیں سنی۔ ①

غیبی رزق کی فراہمی دیکھ کر اہلیہ کی توبہ

حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ کی بی بی بدخلق تھی، اور ایک دن شوہر سے کہنے لگی اگر خدا تعالیٰ تمہارے پاس کوئی فتوحات نہیں بھیجتا ہے تو مزدوری کرو اور کسی مزدوری دینے والے کی خدمت کرو، حضرت جنگل میں تشریف لے گئے اور دن بھر عبادت میں مشغول رہے، پھر گھر لوٹے اور بی بی کے ڈر سے شرمندہ اور پریشان خاطر تھے، آتے ہی بی بی نے پوچھا کہ مزدوری کہاں ہے؟ فرمایا جس کی میں نے مزدوری کی ہے وہ شخص بہت سخی ہے، میں نے مزدوری مانگنے میں جلدی نہ کی اور مجھے شرم آئی، اسی طرح کئی دن گزرے کہ جنگل میں جا کر عبادت کرتے اور رات کو گھر آتے، جب بی بی دریافت کرتیں تو کہتے مجھے اجرت میں جلدی کرتے شرم آتی ہے، جب بہت دن گزرے تو بی بی نے کہا یا تو ان سے اجرت اپنی لے آؤ یا اور کسی کی مزدوری کرو، چنانچہ ان سے وعدہ کیا کہ آج ضرور اجرت طلب کروں گا اور موافق عادت کے جنگل کی طرف چلے، جب شام ہوئی تو گھر آئے لیکن بی بی کی بدمزاجی سے ڈرے ہوئے تھے، جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا دھواں اٹھ رہا تھا اور دسترخوان بچھا ہوا تھا اور بی بی خوش خوش پھر رہی تھی، دیکھتے ہی کہنے لگی تمہارے مستاجر (مزدوری پر لینے والے) نے سخیوں کی سی اجرت روانہ کی اور اس کے قاصد نے مجھ سے کہا:

قولي لحبيب يجد في العمل، وليعلم أنا لم نؤخر أجرته بخلا ولا عدماً، فقير عينا ويطيب نفساً، ثم أرته أكياساً مملوءة

---

① كتاب التوابين لابن قدامة: ذكر سبب توبة جماعة من الأمة، توبة القعنبي، ص ۱۳۳

دنانیر، فبکی حبیب وقال لزوجته: هذه الأُجرة من کریم بیده خزائن السمٰوات والأرض، فلماسمعت ذلک تابت اللّٰه تعالی، وأقسمت أنهالاتعود إِلی ماکانت علیه. ❶

ترجمہ: حبیب سے کہو کہ عمل میں زیادہ کوشش کرے اور یہ سمجھ لے کہ ہم نہ ہونے کی وجہ سے اجرت میں تاخیر نہیں کرتے ہیں نہ بخیلی کی وجہ سے، اپنی آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش رکھے، پھر انہیں چند توڑے دیناروں کے بھرے ہوئے دکھائے، یہ دیکھ کر حضرت بہت روئے اور فرمانے لگے یہ اجرت اس نے بھیجی ہے جس کے ہاتھ میں آسمان وزمین کے خزانے ہیں، یہ سن کر بی بی نے بھی توبہ کی اور قسم کھائی پھر کبھی انہیں ایسی تکلیف نہ دیں گی۔

باندی نے دنیا کی آگ کے ذریعہ آقا کو آخرت کی طرف متوجہ کردیا

ابوسعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ دنیا کی وسعت میں خلیفہ مہدی کے برابر تھا۔ ایک دن اس نے لہولعب اور ناچ گانے کی مجلس میں شراب پی، جس کی وجہ سے ظہر، عصر اور مغرب کی نماز نہ پڑھ سکا، ان تمام اوقات میں باندی اسے بیدار کرتی رہی، ایک مرتبہ اسے بیدار کرتی رہی جب عشاء کا وقت گزر گیا تو وہ باندی ایک چنگاری لے کر آئی اور اسے عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ کی ٹانگ پر رکھ دیا، جس سے وہ بیقرار ہوکر کہنے لگا یہ کیا ہے؟ باندھی نے کہا یہ دنیا کی آگ کی ایک چنگاری ہے، تو آخرت کی آگ کو کیسے برداشت کرے گا؟ اسے سن کر عبداللہ بن مرزوق رحمہ اللہ بہت روئے، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور باندی کی بات اس کے دل میں گھر کرگئی، اس نے پوچھا کہ مال کی جدائی ہی اس سے نجات دلاسکتی ہے،

---

❶ روض الریاحین: الحکایةالخامسة والخمسون بعدالمئتین، ص: ۲۲۹

لہذا اپنی باندیوں کو آزاد کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنے معاملات درست کیے اور جو مال باقی رہا اسے صدقہ کردیا، یہاں تک کہ سبزی بیچتے تھا اور باندی نے بھی اس میں اِن کی پیروی کی۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ان کے پاس آئے، انہوں نے سر کے نیچے کچی اینٹ رکھی ہوئی تھی اور نیچے کوئی بچھونا نہیں تھا، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ان سے کہا:

إنه لم يدع أحد للّه شيئا إلا عوضه اللّه منه بدلا فما عوضک مما ترکت له؟قال: الرضى بما أنا فيه. ❶

ترجمہ: جو آدمی اللہ کے لئے کوئی چیز قربان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کا بدلہ عطا فرماتے ہیں، آپ کی قربانی کا اللہ نے آپ کو کیا بدلہ دیا؟ عبداللہ بن مرزوق نے کہا: جس حال میں میں ہوں اس حال میں اپنی رضا مجھے عطا کی ہے۔

مردہ عورت کی گفتگو سن کر کفن چور کی توبہ

امام قشیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ایک کفن چور تھا، چنانچہ ایک عورت کا انتقال ہوا، جب اس کو کفنا کر لوگ قبر تک لے گئے، تو کفن چور نے بھی شرکت کی، اس کی شرکت کی وجہ یہ تھی کہ قبر کی شناخت کر کے رات میں قبر کھود کر کفن چرانے میں آسانی ہو، جب لوگ دفن کر کے واپس آگئے اور رات ہوئی، تو کفن چور نے قبر کو کھودا، جب لاش نظر آئی تو اچانک عورت بول پڑی:

سبحان اللّه رجل مغفور لَهُ يأخذ كفن امْرَأَة مغفورة. قَالَ: هبى أنک مغفور لک فأنا من أين؟ فَقَالَتْ: إِن اللّه تَعَالَى غفر لى ولجميع من صلى عَلِى وأنت قَدْ صليت عَلَىّ فتركتها ورددت التراب عَلَيْهَا. ❷

---

❶ التوابين لابن قدامة: التوبين من ملوک هذه الأمة، عبداللّه بن مرزوق، ص ١٥١

❷ الرسالة القشيرية: باب الزهد، ج ٢ ص ٥٥٦

ترجمہ: سبحان اللہ، ایک بخشا ہوا شخص بخشی ہوئی عورت کا کفن چرا رہا ہے، کفن چور چونک پڑا، اور کہنے لگا اے عورت! یہ تسلیم ہے کہ تیری مغفرت ہوئی ہے لیکن میں کیسے مغفور ہو گیا؟ عورت نے کہ اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی اور ان لوگوں کی بھی مغفرت فرمائی جن لوگوں نے مجھ پر نماز جنازہ ادا کی تھی، تو بھی نماز جنازہ میں شریک تھا، یہ سن کر کفن چور نے ارادہ ترک کر کے مٹی برابر کر دی۔

اور پھر ایسی توبہ کی کہ صالحین کے گروہ میں اس کا شمار ہونے لگا اور لوگوں کی عبرت کے لئے یہ واقعہ خود اس نے اپنی زبان سے لوگوں کو سنایا۔

فضل الٰہی سے ایک فاحشہ اور رئیس شخص کی توبہ

حضرت شیخ کبیر عارف عیسٰی الہتار یمنی رحمہ اللہ کا ایک دن ایک فاحشہ عورت پر سے گزر ہوا، آپ نے فرمایا: ہم بعد عشاء کے تیرے پاس آویں گے، وہ سن کر بہت خوش ہوئی اور خوب بناؤ سنگار کر کے شیخ کے انتظار میں بیٹھی، جن لوگوں نے یہ سنا بہت تعجب ہوا، بعد عشاء کے آپ حسب وعدہ اس کے یہاں تشریف لائے اور دو رکعت نماز اس کے مکان میں ادا کر کے نکل کھڑے ہوئے، اس فاحشہ عورت نے کہا آپ تو جا رہے ہیں، فرمایا: میرا مقصود حاصل ہو گیا، چنانچہ اسی وقت اس کی حالت بدل گئی اور شیخ کے ہاتھ پر توبہ کی اور کل مال واسباب اپنا چھوڑ دیا، حضرت نے اس کا ایک فقیر کے ساتھ نکاح کر دیا اور فرمایا ولیمہ میں صرف روٹیاں پکواؤ، سالن کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے حسب الارشاد روٹی پکوا کر شیخ کے پاس حاضر کی، اس فاحشہ کا امیر یار تھا، اس سے ایک شخص نے جا کر کہا: فلاں فاحشہ نے توبہ کر لی، اس نے کہا کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: واللہ اس نے توبہ کر لی ہے اور اس کا ایک کے ساتھ نکاح بھی ہو گیا ہے اور اس کا اس وقت ولیمہ ہے جس میں صرف روٹیاں ہیں، سالن نہیں ہے۔ اس امیر نے

دوشراب کی بوتلیں اس کی حوالہ کیں اور کہا تو جا کر شیخ کو میرا اسلام کہو، اس کے بعد یہ کہو کہ میں نے یہ واقعہ سنا، جس سے بہت خوشی ہوئی اور معلوم ہوا ہے کہ ولیمہ میں سالن نہیں ہے، اس وجہ سے یہ روانہ کرتا ہوں اس کا سالن بنالو، مقصود اس کا فقراء سے مذاق اور انہیں شرمندہ کرنا تھا، وہ قاصد جب شیخ کی خدمت میں پہنچا، تو آپ نے فرمایا تو نے بہت دیر لگائی، پھر ان میں سے ایک بوتل لے کر خوب ہلایا اور پیالہ میں ڈالا پھر دوسری بوتل کو بھی ایسا ہی کیا، پھر اس شخص سے کہا تو بھی بیٹھ کر کھالے، وہ قاصد بھی کہتا ہے کہ میں نے بھی بیٹھ کر کھایا تو وہ ایسا عمدہ گھی بن گیا تھا کہ میں نے کبھی ویسا نہیں کھایا اور سارا قصہ اس نے جا کر اس امیر کو سنایا، اس امیر نے آ کر سارا قصہ دیکھا اور حیران ہو گیا، یہ دیکھ کر اس نے بھی حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمادے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔ ①

فائدہ: اللہ رب العزت نے محض اپنے فضل وکرم سے اور اپنی قدرت سے شراب کو گھی میں تبدیل کر دیا، یہ اس بزرگ کی کرامت تھی جس کے ذریعے اللہ تعالی نے اُس رئیس شخص کو توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔

اندھے سانپ کے رزق کا انتظام دیکھ کر ڈاکوں نے توبہ کر لی

بشر بن الحارث حافی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں عکبر کردی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تمہارے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا سبب کیا بنا؟ انہوں نے کہا میں ایک ویرانے میں بیٹھ کر لوٹ مار کرتا تھا، اس جگہ میں کھجور کے تین درخت تھے اور ایک درخت بغیر شاخوں کے تھا، ایک چڑیا پھل دار درخت سے کھجور لے کر غیر پھل دار درخت میں لے آئی، یہاں تک کہ دس سے زائد مرتبہ آئی، میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ اے

---

① روض الرياحين :الحكايةالسابعة عشرة بعدالثلاثة مئة ،ص ۲۶۹

بندے تو اُٹھ کر تو دیکھ، میں نے اُٹھ کر دیکھا اس درخت کی جڑیں میں ایک اندھا سانپ پڑا ہوا ہے، وہ چڑیا کھجوریں اس کے منہ میں آ کر ڈالتیں تھیں، (یہ منظر دیکھ کر) میں رویا، میں نے کہا اے میرے سردار! یہ سانپ ہے، تیرے نبی نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے، تو نے اسے اندھا بنایا ہے اور اس کی روزی کے بندوبست کے لئے تو نے چڑیا مقرر کی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو اکیلا ہے، تو نے مجھے لوٹ مار کرنے کے لئے اور لوگوں کو ڈرانے کے لئے مقرر کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ اے عکبر میرا دروازہ کھلا ہوا ہے، لہذا میں نے اپنی تلوار توڑی اور اپنے سر پر مٹی ڈالی اور میں چیخنے لگا کہ اے اللہ لغزش! سے درگزر فرما، لغزش سے درگزر فرما، تو ایک آواز آئی ہم نے تیری لغزش سے درگزر کر دیا۔ میرے ساتھی بیدار ہو گئے اور کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا؟ تو نے ہمیں ڈرا دیا، میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا تھا، اب مجھ سے صلح کر لی گئی، وہ کہنے لگے ہم بھی دھتکارے ہوئے تھے ہم سے بھی صلح کر لی گئی، ہم نے اپنے کپڑے پھینک دیئے اور سب نے احرام باندھ لیا اور تین دن توبہ اور ندامت میں گزارے، اور ہم مدہوش اور حیران تھے، تیسرے دن ہم ایک بستی میں آئے، بستی کے شروع میں ایک اندھی عورت بیٹھی ہوئی تھی، اس نے پوچھا:

فیکم عکبر الکردی؟ فقال أحدنا: نعم لک حاجة؟ قالت: نعم لی ثلاث لیال أری النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی النوم وهو یقول: أعط عکبر الکردی ما خلفه ولدک فأخرجت لنا ستین شقة فائتزرنا ببعضها ودخلنا البادیة إلی أن أتینا البیت. ❶

---

❶ کتاب التوابین لابن قدامة: ذکر سبب توبة جماعة من الأمة، توبة عکبر الکردی، ص ۱۳۳، ۱۳۴

ترجمہ: کیا تمہارے اندر عکبر کردی ہے؟ ہم میں سے کسی نے کہا جی ہاں! کیا تجھے ان سے کوئی کام ہے؟ اس عورت نے کہا جی ہاں، تین دن ہو گئے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ تمہارا بیٹا جو کچھ پیچھے چھوڑ گیا ہے وہ عکبر کردی کو دے دو۔ اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دیئے، ان میں سے کچھ کی ہم نے چادریں بنالیں، ہم جنگل میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ بیت اللہ میں پہنچ گئے۔

رب العالمین جب سانپ اندھا ہو جائے تو اُس کے رزق کا انتظام کرتا ہے تو اشرف المخلوق انسان کے رزق بھلا کیوں انتظام نہیں کرے گا، انسان جب تقوی کی زندگی اختیار کرتا ہے تو رب العالمین رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔

توبہ کی وجہ سے شراب کا سرکہ میں بدل جانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ ایک بار مدینہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا، اس نے کپڑوں کے نیچے بوتل چھپا رکھی تھی جسمیں شراب تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی، اس نے دل میں دعا کی، یا اللہ! مجھے حضرت عمر رضی اللہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا نہ فرمانا، انکے ہاں میری پردہ پوشی فرمانا، میں کبھی بھی شراب نہیں پیوں گا، اسکے بعد نوجوان نے عرض کیا:

”اے امیر المؤمنین! میں سرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ اور انکے سامنے کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ واقعی سرکہ تھا۔ ①

---

① مکاشفۃ القلوب مترجم: باب فی التوبۃ، ص ۶۰

اب دیکھئے! مخلوق نے مخلوق کے ڈر سے توبہ کی تو اللہ نے شراب کو سرکہ بنا دیا، اس لئے کہ اللہ تعالی نے اسکی توبہ میں اخلاص دیکھا، جب انسان صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے تو رب العالمین بڑے قدر دان ہیں توبہ بھی قبول کرتے ہیں اور دعا بھی۔

گناہوں سے بچنے والے کی قوت وطاقت

امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک جانور نکلا جو کہ لوگوں کو قتل کر دیتا تھا جو بھی اس کے قریب جاتا، ہاں مگر وہ ایک انسان کے تابع ہو گیا تھا جس نے اس کو مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی آئی، اس نے کہا: مجھے اس کے پاس جانے دو، وہ گئی جیسے قریب ہوئی جانور نے اسے مار دیا، اتنے میں ایک کانا آدمی آیا، اس نے کہا کہ مجھے اس کے قریب جانے دو، وہ جیسے ہی قریب گیا تو جانور نے اپنا سر رکھ دیا حتی کہ آدمی نے جانور کو مار دیا، لوگوں نے پوچھا کہ بتایئے تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے بتایا کہ:

مَا أَصَبْتُ ذَنبًا قَطُّ إِلَّا ذَنبًا يَعْنِى فَأَخَذْتُ سَهْمًا فَفَقَأْتُهَا بِهِ. ①

ترجمہ: میں نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا ہے، مگر صرف ایک گناہ (یعنی بے محل نگا اٹھی تھی) میں نے اس پر آنکھ کو بھی نکال دیا تھا۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید یہ بنی اسرائیل میں تھا اور ہم سے پہلے کی شریعت میں۔ مگر ہماری شریعت میں آنکھ پھوڑ دینا جائز نہیں ہے، جب وہ ایسی جگہ دیکھے جہاں دیکھنا حلال نہیں تو اس گناہ سے توبہ واستغفار کرے اور دوبارہ غلطی نہ کرے۔

اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے والوں کا حساب آسان ہوگا

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آسان حساب والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کیا ہوگا اور حساب لیا ہوگا اور اپنے گناہ کے خیالوں کے وقت رک گئے ہوں گے اور سوچا ہوگا اور اپنے اعمال سے

---

① شعب الإِيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج٩ص٣٥٥، الرقم: ٦٧٦٤

پہلے بھی رک کر سوچا ہوگا، اگر ان کے اعمال ان کے فائدے کے تھے تو ان کو جاری رکھا تھا اور اگر وہ ان کے نقصان والے تھے تو ان سے رک گئے تھے۔

سوائے اس کے نہیں کہ قیامت کے دن معاملہ ان لوگوں پر مشکل اور ثقیل ہوگا جنہوں نے معاملے کا تخمینہ کیا ہوگا دنیا میں اور بغیر محاسبہ کے اسے لیا ہوگا، وہ لوگ پائیں گے اللہ تعالی کو کہ اس نے تو ان کے ذرے ذرے برابر کو بھی گن کر محفوظ کر رکھا ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَّلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا﴾ (الکہف: ۴۹)

ترجمہ: کیا ہوا اس تحریر نامے کو کہ یہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو مگر سب کو اس نے محفوظ کر رکھا ہے۔ ①

اللہ رب العزت کسی لمحے انسان سے بے خبر نہیں

امام ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار کہتے ہوئے سنا:

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيبُ
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفُلُ سَاعَةً وَلَا أَنَّ مَا يَخْفَى عَلَيْهِ يَغِيبُ
غَفَلْنَا الْعُمُرَ وَاللّٰهِ حَتّٰى تَدَارَكَتْ عَلَيْنَا ذُنُوبٌ بَعْدَهُنَّ ذُنُوبُ
فَيَا لَيْتَ أَنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ مَا مَضَى وَيَأْذَنُ فِي تَوْبَاتِنَا فَنَتُوبُ

ترجمہ: جب تم کسی دن کچھ دیر کے لئے خلوت میں جاؤ تو یہ مت کہنا کہ میں اکیلا ہوں بلکہ یہ کہنا کہ مجھ پر نگران موجود ہے۔ اور مت گمان کرنا اللہ کو کہ وہ کسی لمحے بھی بے خبر ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ کوئی مخفی چیز اس سے پوشیدہ ہے۔ ہم نے عمر بھر غفلت میں

---

① شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۴۱۲، رقم الحديث: ۶۸۹۶

گزاری حتی کہ ہمارے اوپر گناہ در گناہ جمع ہوگئے ۔ کاش کہ جو گناہ گزر چکے ہیں اور ہمیں توبہ کرنے کا حکم دے پس ہم توبہ کریں ۔ ❶

صغیرہ گناہوں سے بھی بچیں

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے ابن المعتز کے لیے یہ اشعار کہے تھے:

خَلِّ الذُّنُوبَ حَقِيرَهَا ……وَكَثِيرَهَا فَهُوَ التُّقَى
كُنْ مِثْلَ مَاشٍ فَوْقَ أَرْضٍ…… الشَّوْكِ يَحْذَرُ مَا يَرَى
لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيرَةً ……إِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصَى

ترجمہ: معمولی گناہوں کو بھی چھوڑ دیجئے اور بڑے گناہوں کو بھی یہی تقوی کا تقاضا ہے۔ ایسے ہو جائیے جیسے ننگے پاؤں چلنے والا کانٹوں والی زمین پر بچ بچ کر چلتا ہے اس چیز سے جس کو وہ دیکھتا ہے۔ اور چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ) پہاڑ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے مل کر بنتے ہیں۔ ❷

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی توبہ کا سبب

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی ابتدائی زندگی فسق وفجور میں گزری، مقام ابیورد اور سرخس کے درمیان راہ گیروں کو لوٹتے تھے۔ ان کی توبہ کا سبب یہ بنا تھا کہ وہ کسی لڑکی پر عاشق ہوگئے تھے، ایک مرتبہ وہ اس کی طرف جانے کے لئے دیوار پھلانگ رہے تھے کہ اچانک آواز ان کے کان میں پڑی کہ کوئی تلاوت کرنے والا تلاوت کر رہا تھا:

﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ.﴾ (الحديد: ١٦)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، کیا ان کے لیے اب بھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک جائیں۔

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٤١٧، رقم الحديث: ٦٩٠٩

❷ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ٩ ص ٤٢٣، رقم الحديث: ٦٩١٩

جب انہوں نے یہ آیت سنی تو کہا: جی ہاں! میرے مالک وہ وقت آ گیا، لہذا وہی سے واپس لوٹے، رات کو کسی ویرانے میں پہنچے، وہاں بارش سے چھپ کر کچھ لوگ بھی تھے، کچھ کہہ رہے تھے کہ ابھی نکل جاتے ہیں اور کچھ کہہ رہے تھے کہ صبح کو چلیں گے، ورنہ فضیل ہمیں ڈاکہ مار کر لوٹ لے گا۔ فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں رات بھر گناہوں میں دوڑتا ہوتا ہوں، اور یہاں مسلمان لوگ مجھ سے خوف زدہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے ان لوگوں تک اسی لئے پہنچا دیا کہ میں (اپنے کانوں سے سنوں) اور میں اب باز آ جاؤں، پھر دعا کی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی قَدْ تُبْتُ إِلَيْکَ، وَجَعَلْتُ تَوْبَتِی مُجَاوَرَةَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ. ①

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے بارگاہ میں توبہ کر لی ہے اور میں نے اپنی توبہ بیت اللہ کے پڑوس میں گزارنے کو بنایا ہے۔

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے ہاتھ پر ایک گناہ گار کی توبہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادتی کی ہے، مجھے کوئی ایسی نصیحت کیجئے کہ میں گناہوں سے باز آ جاؤں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو پانچ چیزوں کو قبول کر لے اور اُن پر قادر ہو جائے تو تجھے کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا اور کوئی لذت ہلاک نہیں کرے گی۔ اس نے کہا: بتائیے، آپ نے فرمایا:

ا......پہلی بات یہ ہے: "اِذَا اَرَدتَ أَنْ تَعْصِی اللّٰهَ فَلَا تَأْكُلْ رِزْقَهٗ" جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارادہ کرے تو اُس کا رزق نہ کھا۔ اُس نے کہا: تو میں کہاں سے کھاؤں؟ زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا رزق ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق بھی کھاؤ اور نافرمانی بھی کرو۔ اُس نے کہا: نہیں۔

---

① شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۴۲۹، رقم الحديث: ۶۹۳۵

۲......دوسری بات یہ ہے "إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْصِيَةَ فَلَا تَسْكُنْ شَيْئاً مِّنْ بِلَادِهِ" جب تو اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے تو اُس کے ملک میں نہ رہ۔ اُس نے کہا یہ بات تو پہلی سے بھی بڑی ہے، آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق بھی کھاؤ اور اُس کے ملک میں بھی رہو اور نافرمانی بھی کرو، اس نے کہا: نہیں۔

۳......تیسری بات یہ ہے "اِذَااَرَدْتَّ أَنْ تَعْصِيَةَ وَاَنْتَ تَحْتَ رِزْقِهِ وَفِي بِلَادِهِ فَانْظُرْ مَوْضِعًا لَّا يَرَاكَ فِيهِ مُبَارِزاً لَهُ فَاعْصِهِ فِيهِ﴾ جب تو اللہ کی نافرمانی کرنا چاہے حالانکہ تو اُس کا رزق بھی کھاتا ہے اُس کے شہر میں بھی رہتا تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں وہ تجھے دیکھتا نہ ہو۔ نوجوان نے کہا: یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ وہ پوشیدہ چیزوں کا بھی جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ تم اُس کا رزق بھی کھاؤ اُس کے ملک میں بھی رہو اور تم اُس کے سامنے ہی نافرمانی بھی کرو اُس نے کہا: نہیں۔

۴......چوتھی بات یہ ہے "إِذَا جَاءَكَ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضُ رُوحَكَ فَقُلْ لَهُ اَخِّرْنِىْ حَتّٰى أَتُوبَ تَوْبَةً نَصُوحاً وَاعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا" جب ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اُس سے کہنا مجھے تھوڑی مہلت دے تا کہ میں توبۃ النصوح کرلوں اور نیک اعمال کرلوں۔ نوجوان نے کہا: وہ میری بات نہیں مانے گا، آپ نے فرمایا: اے نوجوان! جب تو اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ توبہ کرنے کے لئے موت کو اپنے سے دور کرسکے اور تجھے یقین ہے کہ جب موت کا وقت آجائے گا تو تاخیر ناممکن ہے، تو پھر بتا تیرے لیے خلاصی کی کیا صورت ہے؟ اُس نے کہا: کوئی نہیں۔

۵...... پانچویں بات یہ ہے ”اِذَا جَاءَ کَ الزَّبَانِیَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیَاخُذُوکَ إِلٰی النَّارِ فَلَا تَذْهَبْ مَعَهُمْ“ جب قیامت کے دن جہنم کے فرشتے زبانیہ تیرے پاس آئیں تاکہ تمہیں پکڑ کے آگ میں لے جائیں تو اُن کے ساتھ نہ جانا۔ نوجوان نے کہا: وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے اور میری بات نہیں مانیں گے، آپ نے فرمایا: تو پھر تو نجات کی اُمید کیسے رکھتا ہے؟ نوجوان نے کہا ”یَاابْرَاهِیمَ حَسْبِی أَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ“ اے ابراہیم! مجھے یہ نصیحت کافی ہے، میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور اُس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ شخص سچے دل سے اور پورے یقین سے اللہ کی عبادت میں لگا رہا یہاں تک موت نے اُن کے درمیان جدائی ڈال دی۔ ①

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی توبہ کا ایمان آفروز واقعہ

حسین بن حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اے ابوحاضر! ہمیں بتایئے آپ اس مقام پر کیسے آئے؟ بتایا کہ ایک دن مین ایک باغ میں اپنے ہم عمروں کے ساتھ بیٹھا تھا، اور میں جوان آدمی تھا، باغ میں پھل پکنے کا زمانہ تھا، ہم نے خوب کھایا پیا اور میں طبلہ، سارنگی اور بانسری بجانے کا بڑا شوقین تھا، میں رات کے بعض حصے میں اٹھا، اچانک دیکھا تو ایک ٹہنی میرے سر کے پاس حرکت کررہی ہے، میں نے سارنگی اٹھائی تاکہ میں اس کے ساتھ طبلہ بجاؤں گا، میں نے سارنگی اٹھائی ہی تھی کہ اس سے مجھے یہ آواز محسوس ہوئی: ”أَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِینَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ.“ (کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کے لئے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لئے جھک جائیں۔) کہتے کہ میں نے سارنگی

---

① کتاب التوابین لابن قدامة: توبة شاب مسرف علی نفسه علی ید ابراهیم بن أدهم، ص ۱۶۹

کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور وہ تمام امور جو اللہ سے غافل کرتے تھے جن میں پھنسا ہوا تھا سب چھوڑ چھاڑ دیئے اور اللہ کی طرف سے توفیق عطا ہوگئی اور اللہ نے جو ہمارے لئے خیر آسان فرمائی ہے وہ محض اس کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہے۔ ①

سچی توبہ پر بادشاہ وقت کا اعزاز واکرام

بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سابقہ دور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ اپنے رب کے خلاف سرکش تھا، مسلمانوں نے اس سے جہاد کیا، انہوں نے اس کو زندہ پکڑلیا اور بولے کہ ہم اس کو کون سے قتل کے بدلے میں قتل کریں؟ یعنی اس نے تو بہت خون خرابہ کیا ہے، پھر سب کی رائے اس بات پر متفق ہوگئی کہ ایک بہت بڑا گھڑا اور برتن بناؤ اور اس کو زندہ اسی میں کھڑا کر کے نیچے سے آگ جلادو، اس کو قتل نہ کرو تاکہ اس کو زیادہ عذاب دیا جاسکے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، نیچے سے انہوں نے آگ جلائی، تو وہ اپنے اپنے معبودوں کو پکارنے لگا:

يَا فُلانُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْبُدُكَ وَأُصَلِّي لَكَ، وَأَمْسَحُ وَجْهَكَ وَأَفْعَلُ بِكَ وَأَفْعَلُ؟ فَأَنْقِذْنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ.

ترجمہ: اے فلاں! کیا میں تیری عبادت نہیں کرتا اور تیرے لئے نماز پڑھتا اور برائے تبرک تیرے چہرے پر ہاتھ پھیرتا تھا، اور تیرے ساتھ ایسے ایسے کرتا تھا، یعنی تمہاری خدمت کرتا تھا اب مجھے مصیبت سے چھڑالو۔

جب اس نے دیکھ لیا کہ یہ معبود اس کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بولا: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه" اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔ اس

---

① شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۴۳۱، رقم الحديث: ۶۹۳۶

نے خالص اللہ کو پکارا، اور دل سے توبہ کی، چنانچہ اللہ تعالی نے آسمان سے پانی کا ایک بادل انڈیل دیا جس نے اس آگ کو بجھا دیا اور ہوا آئی وہ اس مٹکے کو اٹھا کر لے گئی اور وہ فضاء میں گھومنے لگا اور وہ مسلسل یہ کہہ رہا تھا ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ یہاں تک کہ جب وہ نیچے آیا، تو لوگوں نے اس کو باہر نکالا اور کہا کہ تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ اور کیا ماجرا ہے تیرا؟ اس نے کہا کہ میں فلاں قوم کا بادشاہ تھا، میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا، میرا یہ ماجرا ہے، اس نے اپنا پورا واقعہ سنایا اور اپنے ایمان کا اور اللہ رب العزت کی غیبی ومدد کا ذکر کیا تو اس کو دیکھ اور اس کی گفتگو سن کر بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ ❶

اورلادِ آدم کے لیے بڑی بشارت

حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو فرشتوں نے انھیں مبارک باد پیش کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی توبہ قبول فرمائی، اور آپ کے دل کو سکون بخشا، حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اس توبہ کے بعد بھی قیامت کے روز مجھ سے سوال ہوا تو کیا ہوگا؟ اللہ تعالی نے وحی نازل فرمائی:

ا آدم ورثت ذويک التعب والنصب وورثتهم التوبة فمن دعاني منهم لبيته كما لبيتک ومن سألني المغفرة لم أبخل عليه لأني قريب مجيب يا آدم وأحشر التائبين من القبور مستبشرينضاحكين ودعاؤهم مستجاب. ❶

ترجمہ: اے آدم! تیری اولاد کو تجھ سے معصیتیں بھی وراثت میں ملی ہیں اور توبہ بھی، ان میں سے جو شخص مجھے پکارے گا میں اس کی پکار سنوں گا جس طرح تیری پکار سنی ہے اور

---

❶ شعب الإيمان: معالجة كل ذنب بالتوبة، ج ۹ ص ۳۲۳، الرقم: ۶۷۱۱/روض الرياحين :الحكايةالعاشرة بعدالميتين ،ص: ۱۲۰

جو شخص مجھ سے مغفرت کا خواست گار ہوگا میں اس کی مغفرت کرنے میں بخل نہیں کروں گا، اس لیے کہ میں قریب ہوں، مجیب ہوں۔ اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبروں سے ہنستے ہوئے بشارت سنتے ہوئے اٹھاؤں گا، ان کی دعا قبول ہوگی۔

توبہ کی وجہ سے اولیاء میں شامل ہوا

مالک بن دینار رحمہ اللہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بہت ہی فحاشی کیا کرتا تھا، محلے کے لوگ میرے پاس اسکی شکایت کرنے آگئے، ہم سب مل کر اس کے گھر کے پاس آئے تو میں نے کہا: محلے کے لوگوں نے آپ کی شکایت کی لہذا آپ محلّہ چھوڑ کر نکل جائے، اس نے کہا: آج کے بعد میں گھر سے نہیں نکلوں گا، مالک بن دینار نے کہا: اپنا گھر فروخت کردو اور نکل جاؤ، اس نے کہا: میں اپنی ملکیت نہیں بھیج سکتا، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے کہا: ہم بادشاہ کو شکایت کریں گے، اس نے کہا: میں بادشاہ ہی کا بندہ ہوں، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے کہا: ہم اللہ سے آپ کیلئے بددعا کریں گے، اس نے کہا: اللہ تم سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم واپس آئے، جب شام ہوئے میں اٹھا اور نماز پڑھنے لگا اور اسکو بددعا کرنے لگا تو ایک غیبی آواز آئی کہ "**لا تدع عليه فإنه من أولياء الله تعالى**" فلاں کو بددعا مت دو وہ اللہ کے اولیاء میں سے ہیں۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں پھر اسکے گھر آیا اور دروازہ کھٹکٹایا، وہ نکلا اور اس نے گمان کیا کہ پھر محلے سے نکلنے کی بات کرنے آیا ہے تو اس نے معذور لوگوں کی طرح بات کی، میں نے کہا: میں اس لئے نہیں آیا ہوں بلکہ میں نے یہ دیکھا ہے، (سارا قصہ سنایا) وہ شخص رونے لگا اور کہا: **إني تبت بعد ما كان هذا**" اس کے بعد میں نے توبہ کی تھی۔

---

① إحياء علو الدين: كتاب التوبة، الركن الأول، ج ۴ ص ۵

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ وہ بعد شہر سے نکل گیا پھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، اتفاق سے میں حج کیلئے گیا، میں نے مسجد الحرام میں ایک مجمع دیکھا میں بھی آگے بڑھا، دیکھا کہ وہی شخص بیمار پڑا ہے، میں تھوڑی دیر ٹھہرا تو لوگوں نے کہا: یہ نوجوان مر چکا ہے۔ ❶

حضرت لقمان نے فرمایا بیٹا توبہ کرنے میں تاخیر نہ کرنا

حضرت لقمان رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یا بنی لا تؤخر التوبة فإن الموت یأتی بغتة وَمَنْ تَرَکَ الْمُبَادَرَةَ إِلَی التَّوْبَةِ بِالتَّسْوِيفِ كَانَ بَيْنَ خَطَرَيْنِ عَظِيمَيْنِ (أَحَدُهُمَا) أَنْ تَتَرَاكَمَ الظُّلْمَةُ عَلَى قَلْبِهِ مِنَ الْمَعَاصِي حَتَّى يَصِيرَ رَيْنًا وَطَبْعًا فَلَا يَقْبَلُ الْمَحْوَ الثَّانِي أَنْ يُعَاجِلَهُ الْمَرَضُ أَوِ الْمَوْتُ فَلَا يَجِدُ مُهْلَةً . ❷

ترجمہ: اے بیٹے! توبہ کرنے میں تاخیر نہ کر، اس لیے کہ موت اچانک آتی ہے، جو شخص ٹال مٹول سے کام لیتا ہے اور توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا وہ دو عظیم خطروں کے درمیان ہے، ایک تو یہ کہ معاصی کی ظلمت دل پر چھا جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ زنگ کی صورت اختیار کر لیتی ہے، اور طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے، پھر مٹانے کی کوشش کامیاب نہیں ہوتی، دوسرے یہ کہ بعض اوقات مرض یا موت اچانک نرغے میں لے لیتی ہے اور آدمی کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ اپنے دل سے گناہوں کا زنگ دور کر سکے۔

اکثر لوگوں کی ہلاکت کا سبب یہی ہے کہ وہ نیک کاموں، یا گناہوں سے توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، گناہوں سے دلوں کا سیاہ ہو جانا نقد ہے، اور انہیں

---

❶ کتاب التوابین: أخبار جماعة من التابین، توبة رجل من أعوان السلطان عن الفواحش، ج ۱ ص ۱۴۸، ۱۴۹

❷ إحیاء علوم الدین: کتاب التوبة، الرکن الأول، ج ۴ ص ۱۲

نیک اعمال یا توبہ کے ذریعہ جلاء دینا ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور سیاہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یہاں پیش ہونا پڑتا ہے، حالانکہ نجات کے اصل مستحق وہی لوگ ہیں جن کے دل گناہوں کی سیاہی سے خالی ہوں۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر عورت نے توبہ کرلی

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ دجلہ کے کنارہ سے گزرے اور وضو کے واسطے بیٹھے اور اپنا قرآن شریف اور چادر کنارہ پر رکھی، ایک عورت آئی اور انہیں اٹھا کر لے چلی، حضرت معروف بھی اس کے پیچھے گئے اور اسے خالی تنہا جگہ پر جا پکڑا تاکہ اس کی ہتک نہ ہو، اور فرمایا: تو مت ڈر، اے عورت! میں معروف کرخی ہوں، اے بہن تیرا کوئی بیٹا ہے؟ جو قرآن پڑھے، اس نے کہا: نہیں، کہا خاوند ہے؟ اس نے کہا: نہیں، کہا کوئی بھائی ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: تو قرآن شریف مجھے دیدے اور چادر لے جا، تیرے لیے حلال ہے، دنیا اور آخرت میں تجھ میں میری طرف سے کوئی گرفت نہیں۔ ہوگی اس بات سے عورت کو بہت حیاء آئی، پھر کہا:

أنا تائبة إلى اللّٰه عزّوجلّ لاأعود إلى مثلها أبداً، ففرح معروف بتوبتها وخصّها بدعوة .

ترجمہ: میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں، پھر کبھی ایسا نہ کروں گی۔ حضرت معروف رحمہ اللہ اس کی توبہ سے بہت خوش ہوئے اور اس کے واسطے خصوصی دعا فرمائی۔ اور ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور اس عورت پر حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کے اخلاق وکردار اور تقوی کا بڑا اثر ہوا۔ ①

---

① روض الرياحين :الحكاية الثانية والثمانون بعدالأربع مئة، ص ۳۸۴

سارنگی بجانے والے کی توبہ پرغیبی رزق کاانتظام

مولانا روم رحمہ اللہ نے اپنے مثنوی میں یہ واقعہ نقل کیا کہ ایک خوش الحان آدمی سارنگی بجایا کرتا تھا۔ اس کی آواز پر مردوعورت بچے سبھی قربان تھے۔ کبھی مست ہوکر گاتا ہوا جنگل سے گزرتا تو چرند پرند اس کی آواز سننے کے لئے جمع ہوجاتے۔ ان بھول بھلیوں میں جب یہ عمر گزار بیٹھا اور بڑھاپے کے آثار نمودار ہوگئے تو آواز پیری کے سبب بھدی ہوگئی، تو عشاق آواز بھی رفتہ رفتہ کنارہ کش ہوگئے، اور نہ ہی اس کی سارنگی میں وہ سوز رہا، اب وہ جدھر سے گزرتا کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔

نام وشہرت سب رخصت ہوگئے، ویرانی اور گمنامی میں فاقے پر فاقے گزرنے لگے۔ اس پر بے کسی کا عالم تھا، خلق کی اس خودغرضی کو دیکھ کر ایک دن بہت مغموم ہوا اور دل میں کہنے لگا: یااللہ جب میں خوش آواز تھا تو مخلوق مجھ پر پروانہ وار کرتی تھی اور ہر طرف میری تواضع ہوتی تھی، اب بڑھاپے کی وجہ سے آواز خراب ہوگئی ہے تو یہ ہوا پرست اور خود غرض لوگ میرے سائے سے بھی گریزاں ہوگئے ہیں۔ ہائے! ایسی بے وفا مخلوق سے میں نے دل لگایا۔ یہ تعلق کس درجہ پرفریب تھا، کاش! میں آپ کی طرف رجوع ہوا ہوتا، اپنے شب وروز تیری ہی یاد میں گزارتا اور تجھی سے ہی امیدیں وابستہ رکھتا تو آج یہ دن نہ دیکھتا۔

سارنگی بجانے والا دل ہی دل میں نادم ہورہا تھا، اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے ایک آہ بھری اور خلق خدا سے منہ موڑ کر دیوانہ وار مدینہ منورہ کے قبرستان کی طرف روانہ ہوگیا اور ایک پرانے غار نما گڑھے میں جا بیٹھا۔ روتے ہوئے اس نے عرض کیا: اے اللہ! آج میں تیرا مہمان ہوں ساری مخلوق نے مجھے چھوڑ دیا ہے تو اب بجز تیری بارگاہ کے میرے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔ اے اللہ آشنا بیگانے ہوچکے، اپنے

پرائے ہو چکے، اب سوائے تیرے میرا کوئی آسرا نہیں۔ سارنگی بجانے والا اس طرح آہ وزاری میں مشغول تھا اوراس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ بارگاہِ الٰہی میں اس کے یہ ندامت کے آنسو قبول ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے خواب میں دکھایا کہ میرا فلاں بندہ جو اپنی خوش آوازی کے سبب زندگی بھر مخلوق میں مقبول ومحبوب رہا، اوراب بوجہ پیری آواز خراب ہو جانے سے ساری خلقت نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اس کی یہ ناکامی میری طرف رجوع کا سبب بن گئی ہے، اس کے پاس جا کر اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ ہم نے اپنے فضل کو اس کے لئے خاص کر دیا ہے۔ اب اسے مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور ضرورت کا سامان لے کر اس کی طرف چل دیئے، قبرستان کے نزدیک شکستہ غار نما گڑھے میں ایک بزرگ انہیں سوئے ہوئے نظر آئے جن کا چہرہ اور داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ اسی اشک ندامت سے ان کو یہ مقام ملا تھا۔ حضرت عمر اس غار کے سامنے کھڑے ہو گئے، تا کہ بزرگ بیدار ہوں تو ان سے ملاقات کروں۔ اسی اثنا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھینک آ گئی جس سے ان کی آنکھ کھل گئی۔ خلیفۃ المسلین رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر غلبہ ہیبت سے وہ کانپنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ بزرگ لرزہ براندام ہیں تو ارشاد فرمایا کہ خوف مت کرو، میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے بہت بڑی خوشخبری لایا ہوں۔ سارنگی والے کو جب آپ کی زبان مبارک سے حق تعالی کے الطاف وعنایات کا علم ہوا تو اس مشاہدہ رحمت الٰہی سے اس پر شکر وندامت کا حال طاری ہو گیا۔ اپنے ہاتھ کو

ندامت سے چبانے لگا اور اپنے اوپر غصہ ہونے لگا، اپنی غفلت اور حق تعالی کی رحمت کا خیال کر کے ایک چیخ ماری اور کہا کہ اے میرے آقائے بینظیر! میں اپنی نالائقی اور غفلت کے باوجود آپ کی رحمت بے مثال کو دیکھ کر مارے شرم کے پانی پانی ہورہا ہوں۔ جب سارنگی والا بزرگ خوب رو چکا اور اس کا درد حد سے گزر گیا تو اپنی سارنگی کو غصے سے زمین پر پٹخ کر ریزہ ریزہ کر دیا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے ہی مجھے حق تعالی کی محبت ورحمت سے دور رکھا تھا۔ تو نے سبیلِ حق سے میری رہزنی کی تھی، تو نے ہی ستر سال تک میرا خون جگر پیا یعنی تیری ہی وجہ سے لہو ولعب اور نافرمانی کرتے کرتے بوڑھا ہو گیا۔ اس مرد پیر کی گریہ وزاری اور آہ وبکا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا اے شخص تیری یہ گریہ وزاری اب تیرے قلب و باطن کی صفائی کی دلیل ہے۔ تیری جان اب حق تعالی کے قرب سے زندہ اور روشن ہو گئی ہے۔ اللہ عز وجل کے حضور گنہگار کے آنسوؤں کی بڑی قدر وقیمت ہے۔ ❶

عورتوں کا حلیہ اختیار کر کے شاہی عورتوں کی مالش کرنے والے کی توبہ

نصوح ایک عورت نما آدمی تھا، باریک آواز، بغیر داڑھی اور نازک اندام مرد، وہ اپنی ظاہری شکل وصورت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زنانہ حمام میں عورتوں کا مساج کرتا اور مالش کرتا تھا، کوئی بھی اسکی حقیقت نہیں جانتا تھا سبھی اسے عورت سمجھتے تھے۔

یہ طریقہ اسکے لئے ذریعہ معاش بھی تھا اور عورتوں کے جسم سے لذت بھی لیتا تھا، کئی بار ضمیر کے ملامت کرنے پر اس نے اس کام سے توبہ بھی کر لی لیکن ہمیشہ توبہ توڑتا رہا۔

ایک دن بادشاہ کی بیٹی حمام گئی۔ حمام اور مساج کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اسکا قیمتی ہیرا گم ہو گیا ہے، بادشاہ کی بیٹی نے حکم دیا کہ سب کی تلاشی لی جائے، سب کی تلاشی لی

---

❶ معارف مثنوی اَزحضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ: ص ۸۱ تا ۸۶

گئی لیکن ہیرا نہیں ملا، نصوح رسوائی کے ڈر سے ایک جگہ چھپ گیا۔

جب اس نے دیکھا کہ شہزادی کی کنیزیں اسے ڈھونڈ رہی ہیں تو سچے دل سے خدا کو پکارا اور خدا کی بارگاہ میں دل سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی یہ کام نہیں کروں گا، میری لاج رکھ لے مولا۔

دعا مانگ ہی رہا تھا کہ اچانک باہر سے آواز سنائی دی کہ نصوح کو چھوڑ دو، ہیرا مل گیا ہے۔ نصوح نم آنکھوں سے شہزادی سے رخصت لے کر گھر آ گیا۔

نصوح نے قدرت کا کرشمہ دیکھ لیا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کام سے توبہ کر لی۔

کئی دنوں سے حمام نہ جانے پر ایک دن شہزادی نے بلاوا بھیجا کہ حمام آ کر میرا مساج کرے لیکن نصوح نے بہانہ بنایا کہ میرے ہاتھ میں درد ہے میں مساج نہیں کر سکتا ہوں۔ نصوح نے دیکھا کہ اس شہر میں رہنا اس کے لئے مناسب نہیں ہے سبھی عورتیں اس کو چاہتی ہیں اور اس کے ہاتھ سے مساج لینا پسند کرتی ہیں، جتنا بھی غلط طریقے سے مال کمایا تھا سب غریبوں میں بانٹ دیا اور شہر سے نکل کر کئی میل دور ایک پہاڑی پر ڈیرہ ڈال کر اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

با دل خود گفت کز حد رفت جُرم　　　　از دل من کے رود آں ترس و گُرم

ترجمہ: منصوح نے اپنے دل میں کہا کہ میرا جُرم حد سے گزر گیا اب میرے دِل سے وہ خوف اور غم کیسے نکل سکتا ہے۔

توبہ کردم حقیقت با خدا　　　　نشکنم تا جاں شود از تن جُدا

ترجمہ: نصوح نے کہا میں نے حقیقی توبہ اپنے مولیٰ سے کی ہے میں اب اس توبہ کو ہرگز نہ توڑوں گا خواہ جان ہی میرے تن سے جُدا ہو جاوے۔ ①

---

① معارف مثنوی: حکایت توبہ صادقہ حضرت نصوح، ص ۲۲۸ تا ۲۳۳

رونے کی بدولت بشارت ملی ہے

ایک پتھر کی حکایت لکھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس پر گزر ہوا، دیکھا زار زار رو رہا ہے، پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ کہا: جب سے میں نے یہ آیت سنی ہے ”وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ“ کہ جہنم کا ایندھن اور پتھر ہیں، اس وقت سے مارے خوف کے رو رہا ہوں۔ حضرت موسی علیہ السلام نے دعا کی کہ یا اللہ! اس پتھر کو جہنم میں نہ ڈال۔ حضرت موسی علیہ السلام نے اس کو تسلی دی، بہت خوش ہوا ور رونا موقوف کر دیا۔ حضرت موسی علیہ السلام آگے بڑھ گئے۔ ایک مدت کے بعد حضرت موسی علیہ السلام پھر اس مقام سے گزرے تو دیکھا پھر رو رہا ہے۔ پوچھا اب کیوں روتا ہے؟ جبکہ تیری تسلی کر دی گئی اور تجھ کو بشارت مل گئی۔ کہا: اے موسیٰ! وہ بشارت تو رونے ہی کی بدولت ملی تھی۔ تو اب رونے کو کیوں چھوڑوں جس کی بدولت اتنی بڑی دولت ملی ہے۔

فائدہ: ایسا ہی انسان کو بھی چاہیے کہ اگر توبہ واستغفار اور دعا کر کے مصائب سے نجات پا جائے تو اس سبق کو چھوڑے نہیں تا کہ نعمت زائل نہ ہو جائے۔

ایک بزرگ کی بددعا کا اثر اور چور کی توبہ

ایک بادشاہ کی باندی بنت ھشام بن حسان کہتی ہیں کہ عطاء ازرق رات کو صحرا میں جا کر نماز پڑھتے تھے، ایک چور نے ان کا پیچھا کیا، انہوں نے کہا: اے اللہ! تو میری طرف سے اس کو کافی ہو جا، تو اس چور کے ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے اور وہ چور رونے اور چیخنے لگا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! آئندہ کبھی چوری نہیں کروں گا۔ عطاء ازرق نے اس کے لئے دعا کی اور چلے گئے، چور ان کے پیچھے آ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں عطاء ہوں۔ وہ چور صبح کو لوگوں

---

① حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص۱۹۴

سے پوچھنے لگا، کیا تم ایسے نیک آدمی کو پہچانتے ہو جو رات کو صحرا کی طرف نکل کر نماز پڑھتا ہے، لوگوں نے کہا: جی ہاں! وہ عطاء سلمی ہیں، وہ چور ایک بے آباد جگہ میں عطاء سلمی کے پاس پہنچ گیا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کے پاس اپنی چوری سے توبہ کر کے آیا ہوں، آپ میرے لئے دعا کریں، عطاء سلمی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور اس چور سے کہا: تیرا بھلا ہو، وہ عطاء میں نہیں ہوں، وہ عطاء ازرق ہیں۔ ①

ایک ایسے گناہ گار کی بخشش کا واقعہ جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا تھا

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں کچھ لوگ دیکھے جو جنازہ لئے جا رہے تھے اور سوائے جنازہ اٹھانے والے کے اور کوئی شخص جنازہ کے ہمراہ نہ تھا، میں نے ان لوگوں سے اس کی وجہ دریافت کی، کہنے لگے کہ یہ شخص بہت ہی گنہگار تھا، مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور قبر میں اتارا اور وہاں سے آگے ایک جگہ سایہ میں لیٹ گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے آسمان سے نازل ہوئے اور اس کی قبر شق کی اور ایک ان میں سے اندر داخل ہوا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ اس کو اہل نار میں لکھ لیجئے کیونکہ اس کا کوئی عضو گناہ سے محفوظ نہیں ہے، اس ساتھی نے کہا بھائی جلدی نہ کرو، ساتھی نے کہا: اس کی آنکھوں کو دیکھو، وہ بدنظری سے پُر ہیں، فرشتے نے کہا امید ہے کہ رب العالمین ایمان اور اپنی رحمت کے بدولت اس کی خطاؤں سے درگزر فرمائے اور کانوں کو دیکھو، وہ بھی فواحش ومنکرات کے سننے سے پُر ہیں، کہا اس کی زبان کو دیکھو وہ بھی خلافِ شرع کاموں سے پُر ہے، کہا اس کے ہاتھوں کو دیکھ وہ بھی تناول حرام اور شہوات سے پُر ہیں، کہا اس کے

---

① التوابين لابن قدامة: أخبار التائبين من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص ١٢٦

پاؤں کو دیکھو وہ بھی حرام کاموں کی طرف دوڑنے سے پُر ہیں، لہذا یہ سراپا گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا: تھوڑی دیر ٹھہرو، میں اس کے دل کی حالت دیکھوں، جب دوسرے فرشتے نے دیکھا تو وہ ایمان سے پُر تھا۔

گناہوں کو دھودے گا اور دو شعر پڑھے:

لَمَّارَاَوْهُ مُبْعَداً عَنْ طَاعَتِیْ   حَکَمُوْا بِاَنِّیْ لَااَجُوْدُ بِرَحْمَتِیْ
حِلْمِیْ اَجَلُّ وَلَنْ یَّضِیْقَ عَلَی الْوَرٰی   مَنْ ذَیَحُدُّ اَوَامِرِیْ وَمَشِیْتِیْ

ترجمہ: جب لوگوں نے بندہ کو میری عبادت سے دور رہتے دیکھا تو حکم لگا دیا کہ میں اپنی رحمت سے اسے نہ بخشوں گا، حلم میرا بہت بڑا ہے اور مخلوق پر حلم کا دروازہ تنگ نہیں ہے، میرے احکام اور مرضیات کو کون پورا کرسکتا ہے۔

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کیفیت اس شخص کو عنایتِ خداوندی سے حاصل ہوئی، یہ ہر ایک کے لئے نہیں ہے، نہ ہی سب گنہگاروں کو یہ بات حاصل ہے، گنہگار اس خطرہ سے بالکل محفوظ نہیں ہیں کہ مشیت الٰہی میں اُن کے لئے کیا فیصلہ ہے، بلکہ ہر ایک صالح اور نیک شخص کو بھی سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے کہ اس کا خاتمہ کیسا ہو؟ ہم اللہ تعالیٰ سے حسنِ خاتمہ اور دنیا وآخرت کی عافیت اور مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ①

تو اللہ کے حضور سچی توبہ کرنے سے اللہ تعالی تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں، اس لئے اگر انسان کی زندگی گناہوں میں گزر رہی ہے تو مرنے سے پہلے اللہ کے حضور توبہ کرلیں، اللہ گناہوں کو معاف کردے گا، ہوسکے تو دو رکعت صلاۃ التوبہ پڑھ لیں،

---

① روض الرياحين : الحكاية الستون بعد المائة، ص: ۱۷۸، ۱۷۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. ❶

ترجمہ: کسی بندے سے جب گناہ ہو جائے پھر وہ وضو کرے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچائے (یعنی مسنون طریقے کے مطابق وضو کرے) پھر وہ دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ سے گناہوں کی مغفرت چاہے تو اللہ رب العزت اُس کی مغفرت فرما دیں گے۔

تو دو رکعت پڑھیں اور اللہ تعالی سے گناہوں کی معافی طلب کریں، تو رب العالمین وسیع رحمت والے ہیں، محض اپنے فضل وکرم سے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے تمام دریاؤں اور سمندروں کو پیدا کیا ہے لیکن آنسوؤں کے دو قطروں سے بڑی محبت فرماتے ہیں، گناہوں کو معاف فرما لیتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں ''اَلتَّوَّابُ، اَلْغَفُوْرُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِيْمُ، اَلْغَفَّارُ، اَلْعَفُوُّ، اَلرَّءُوْفُ، اَلْوَدُوْدُ'' سب میں مخلوق سے محبت اور معافی کا تذکرہ ہے، اس لئے بندہ کو ہمیشہ توبہ تائب رہنا چاہیے اور اللہ رب العزت کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

---

❶ مسند أحمد: مسند أبی بکر الصدیق، ج ۱ ص ۱۷۹، رقم الحدیث: ۲

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

معارف ام القرآن
قواعد التفسیر
قواعد الفقہ
فقہ اسلامی کے نقلی مآخذ
ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام
صحابیات کے ایمان افروز واقعات
علمائے سلف کا شوق علم
خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات
کتب سیرت کا تعارف
پڑوسیوں کے حقوق
اصول ہدایہ
اسلام کا نظام امن
اسلام کا نظام حکومت
اسلام کا نظام مساجد
اسلام کا نظام تربیت
کتب فقہ، اصول فقہ اور اردو فتاویٰ کا تعارف
خلیفہ اول کی باتیں
قبولیت دعا
حفظ حدیث
درس ختم بخاری
مقدمہ صحیح بخاری
کتب حدیث کا تعارف
اصول ہدایہ
کامیاب استاذ کے ۱۰۰ اعمال و اوصاف
خلیفہ دوم کی باتیں
قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت
اصول ہدایہ
خلیفہ سوم کی باتیں
مختصر اعمال اُن کے فضائل
پسندیدہ و ناپسندیدہ افراد
خلیفہ چہارم کی باتیں
قرآن وحدیث کی روشنی میں گناہوں کو مٹانے والے اعمال

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات و دروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500

اسٹاکسٹ
مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422